ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

اگست/ستمبر 2016ء

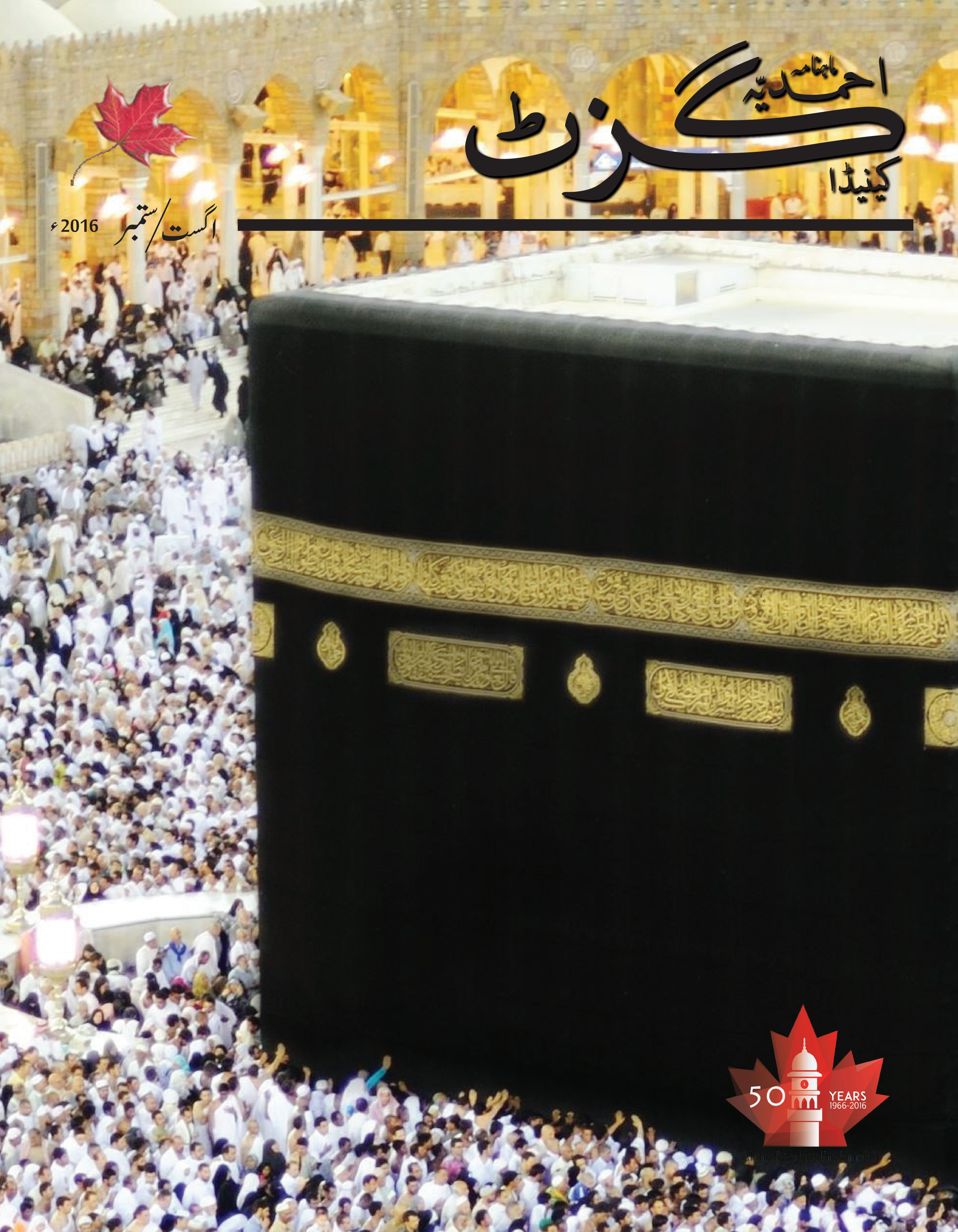

قربانی کا فلسفہ اور حقیقت

’’اصل روح کی قربانی ہے اے دانش مندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو۔ اور تم اُن میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں۔ اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 68-69)

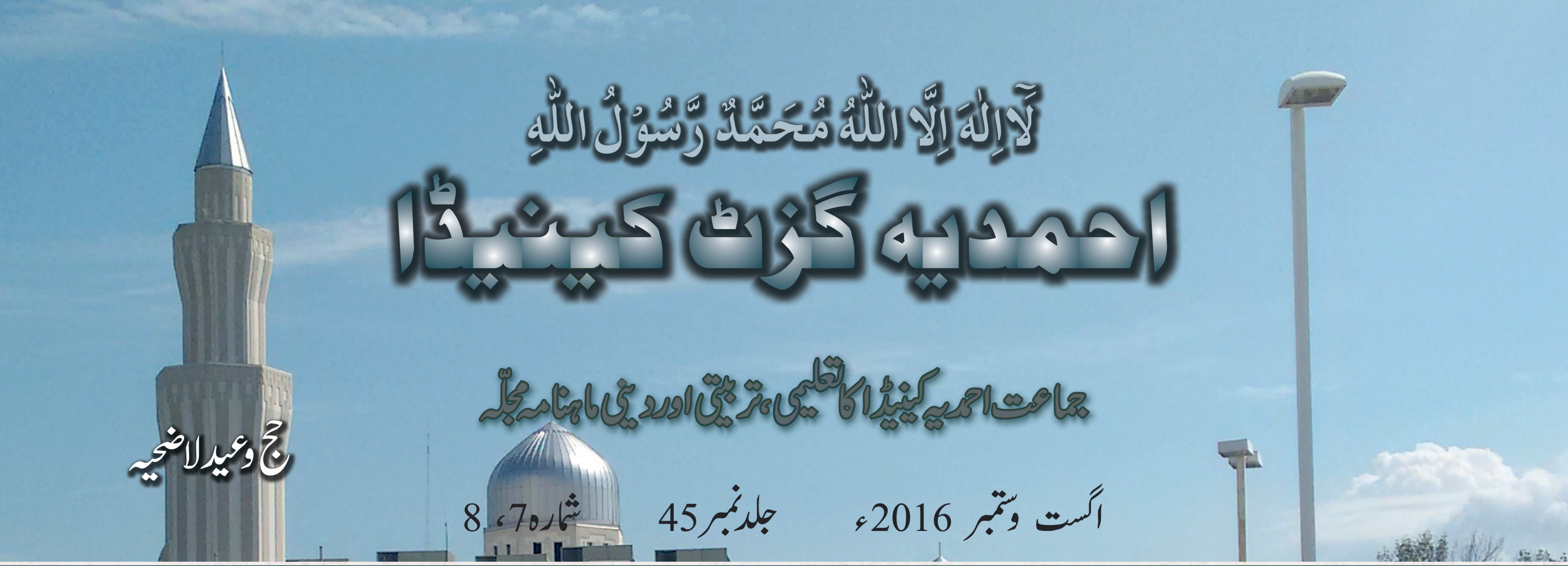

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

حج وعیدالاضحیہ

اگست وستمبر 2016ء جلد نمبر 45 شمارہ 7، 8

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے	4
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عیدالاضحیہ کے بارہ میں پر معارف نصائح از مکرم انیس احمد نفیس صاحب	7
☆	چہل احادیثِ رسول کا حفظ۔ باعث شفاعت: رسول اللہ تک سند پہنچنے کا حیرت انگیز نظام از مکرم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب	10
☆	غالب خستہ کے بغیر۔ راجہ غالب احمد کا ذکر خیر از مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب	13
☆	شادی و بیاہ کے متعلق دینی تعلیمات از مکرم مولانا سلطان نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ	14
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم ملک لال خاں صاحب	16
☆	سینٹرل امریکہ کے ایک ملک Paraguay میں احمدیت کا نفوذ	18
☆	ٹورانٹو اور گردونواح میں جلسہ ہائے یوم خلافت	22
☆	ٹورانٹو میں نماز عیدالفطر از محمد اکرم یوسف	26
☆	قونصلر جنرل پاکستان ٹورنٹو کے لئے الوداعیہ تقریب از مکرم محمد آصف منہاس صاحب	28
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	30
	تصاویر: بشیر احمد ناصر، ملک مظفر، اسد سعید اور بعض دوسرے	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ط فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَااسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ ج وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ ط فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖٓ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْصَدَقَۃٍ اَوْنُسُکٍ ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ وقفہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ ج فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ط تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ط ذٰلِکَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُہٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَاتَّقُوااللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○

اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ لا وَلَاجِدَالَ فِی الْحَجِّ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ قلے وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ز وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ○

(سورۃ البقرۃ 2: 197-198)

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاتو جو بھی قربانی میسر آئے (کر دو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آ جاتو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کر دے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَ لَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

(صحیح بخاری۔ کِتَابُ الْمَنَاسِکِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ جو رضائے الٰہی کے لئے حج کرے جس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حج ایک اعلیٰ درجے کی چیز ہے

کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں کھو جاوے

طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے۔ مرضاتِ اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے

26 دسمبر 1906ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد نماز ظہر وعصر جامع مسجد میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔

ایسا ہی حج بھی ہے۔ حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر کو چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجے کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشّق باللہ اور محبتِ الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے۔ اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے۔ ایک اس سے بھی اُوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اس کا طواف کرنے والے کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضاتِ اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 102-103)

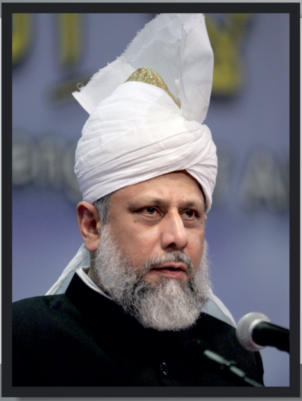

جماعتی عہدیداروں کے اوصاف اور ذمہ داریوں کی یاددہانی۔ مومن اپنی امانتوں اور عہدوں کی نگرانی کرنے والے ہیں

عہدیداروں کو امانتوں کی ادائیگی کے لئے سچائی اور تقویٰ میں نمونہ قائم کرنا ہوگا

اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو دیگر شعبوں کے کام بھی آسان ہو جائیں گے، تربیت گھر سے شروع کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جولائی 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں فرمایا کہ مَیں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ یہ جماعتی عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔ انتخابات ہو چکے ہیں اور نئے عہدیداروں نے اپنا کام سنبھال لیا ہے۔ خدا تعالیٰ منتخب ہونے والے عہدیداروں کو تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائے، امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ جماعتی خدمت کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک نے ایک عہد کیا ہے اور یہ عہد اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو امانتیں تمہارے سپرد کی ہیں وہ تمہارے عہد ہیں۔ اور یقیناً عہدوں کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔ امانتوں کے حق کی ادائیگی کے لئے سچائی اور تقویٰ میں افراد جماعت کے لئے نمونہ قائم کرنا ہوگا۔

پس امراء جماعت اور صدران اپنی عاملہ اور افراد جماعت کے سامنے اپنے نمونے قائم کریں، پھر سیکرٹریان تربیت بھی اپنے نمونے قائم کریں۔ اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو باقی شعبوں کے کام بھی آسان ہو جائیں گے۔ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں۔ امراء، صدران اور سیکرٹری تربیت کو دیکھنا چاہئے کہ جو بھی وہ پروگرام بنائیں، کیا وہ خود بھی اس پر عمل کر رہے ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو تقویٰ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے بڑا مقصد انسان کا خدا تعالیٰ کی عبادت ہے، نماز باجماعت کی ادائیگی کی پوری کوشش کریں۔ اگر ہماری مساجد آباد ہوں گی تو افراد جماعت کی تربیت کرنے والے بھی ہوں گے۔ انسان کی گفتگو سچے دل اور عملی طاقت سے نہ ہو تو اثر پذیر نہیں ہو سکتی۔ پس ہمارے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے سب عہدیداران میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے۔

حضور انور نے عہدیداروں کے اوصاف اور ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی عہدیدار بھی افسر بنانے کی نیت سے متعین نہیں کیا جاتا۔ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ ان میں عاجزی و انکساری ہونی چاہئے، ان میں برداشت ہو، ایثار کا جذبہ ان کے اندر ہونا چاہئے۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر اسے دُور کیا جائے، یہی بڑا پن ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تکبر خدا تعالیٰ سے دُور کرتا اور جماعت کے لئے نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔ قواعد اجازت دیتے ہیں کہ امیر جماعت، عاملہ کی رائے کو ردّ کر دے لیکن کوشش کرنی چاہئے کہ سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ یہ حق صرف انتہائی صورت میں اور جماعت کے وسیع تر مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے۔ قواعد و ضوابط کے مطابق عمل کریں گے تو جو بے چینی پیدا ہو جاتی ہے وہ نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر عہدیدار کی ایک خصوصیت حسن سلوک بھی ہے۔ عہدیداروں کو اپنے ماتحتوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان سے حسن سلوک کرنا چاہئے اور انہیں پیار سے کام سکھانا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کے کاموں کو تو اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں ایک شخص کا زعم تھا کہ اس کی وجہ سے جماعت کا مالی کام چل رہا ہے۔ حضورؒ کو جب معلوم ہوا تو اس کو ہٹا کر ایک ایسے شخص کو لگا دیا جو کہ اس کام کے بارہ میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اتنی زیادہ برکت دی جو پہلے نہ تھی۔ اس لئے کسی کو زعم نہیں ہونا چاہئے کہ علم اور تجربہ کی وجہ سے جماعت کا کام چل رہا ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرشتوں کے ذریعہ مدد فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عہدیدار میں ایک وصف یہ ہونا چاہئے کہ وہ بشاشت کے ساتھ خدمت کرے اور خوش اخلاق ہو۔ جب بھی اپنے ماتحتوں اور ساتھ کام کرنے والوں یا دوسرے لوگوں سے بات چیت کریں تو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض انتظامی معاملات میں سختی کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن یہ انتہائی قدم ہے۔ سختی بھی اصلاح کے لئے ہو۔ انہیں احساس دلایا جائے کہ عہدیدار ہمدرد ہیں۔ ہر عہدیدار کو اپنی حدود کا بھی علم ہونا چاہئے اور ہر عہدیدار کو قواعد و ضوابط پڑھنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ہر شعبہ کے لئے بجٹ صحیح مختص نہیں کیا جاتا۔ ہر شعبہ کا صحیح طور پر بجٹ پیش ہونا چاہئے۔

اور کام کا جائزہ ہر عاملہ میٹنگ میں لیا جائے اور اگر اس میں تبدیلی کی ضرورت ہو تو اس پر دوبارہ غور کر لیا جائے۔

پھر امراء، صدران اور سیکرٹریان کا یہ بہت اہم کام ہے کہ جو ہدایات یا سرکلرز مرکز کی طرف سے آتے ہیں ان پر فوری توجہ سے عملدرآمد کروایا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے کہ اپنے چندہ کا حساب رکھے۔ مرکزی دفتر کا یہ کام ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھے اور جب ضرورت ہو تو موصی کو اس کے چندہ کی یاد دہانی بھی کروائے۔

حضور نے فرمایا کہ مربی انچارج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ مربیان کی باقاعدہ میٹنگز ہوں۔ جہاں سیکرٹریان تبلیغ کے حوالہ سے فعال نہیں ہیں، انہیں مربیان توجہ دلائیں۔

حضور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اگلے تین سال تک عہدیداروں کو کام کرنے کا موقع دیا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ خدمت کریں۔

حضور انور نے آخر پر محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب، جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی ہیں، کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر کیا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 19 جولائی 2016ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصے

مرتبہ: وکالت علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اگست 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہؓ کا ذکر فرمایا۔

حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحبؓ

آپؓ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلی ملاقات بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک لطیفہ ہی ہے، کہتے ہیں کہ میں ملاقات کے لئے قادیان آیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور میں تھے اس لئے وہاں گیا، جس مکان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ایک طرف باغ تھا، حضرت حامد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندر جانے کی اجازت نہ دی مگر وہ کہتے ہیں کہ میں چھپ کر دروازے تک پہنچ گیا۔

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ

آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں احمدی ہوئے، ان میں بڑا اخلاص تھا اور خوب تبلیغ کرنے والے تھے ان کا ایک واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے درد کے ساتھ سنایا کرتے تھے، ابتداء میں ان کی مالی حالت بڑی اچھی تھی اور اس وقت وہ دین کے لئے بڑی قربانی کرتے تھے۔ 300 سے 500 روپے ماہوار تک چندہ بھیجتے تھے۔ خدا کی قدرت کہ وہ بعض کام تجارتی لحاظ سے غلط کر بیٹھے اور اس وجہ سے ان کی تجارت بالکل تباہ ہوگئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے وہ نظارہ یاد ہے جس دن ایک کیس کا فیصلہ سنایا جانا تھا، ہماری جماعت میں ایک دوست تھے جن کو پروفیسر کہا جاتا تھا، پہلے جب وہ احمدی نہیں تھے تو تاش وغیرہ کھیلا کرتے تھے، بڑے اعلیٰ پیمانہ پر اور چار پانچ سو روپیہ صرف تاش کے کھیل سے کما لیا کرتے تھے مگر احمدی ہونے پر انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا اور معمولی دکان کر لی، انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا اور غربت کو اخلاص سے برداشت کرتے تھے، اپنی دکان کے گاہکوں کو تبلیغ کیا کرتے تھے اور اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کوئی بات کرتا تو لڑ پڑتے تھے۔

پھر حضور نے فرمایا کہ آج کل گرمیوں میں یورپ میں ننگ ہی ننگ نظر آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تو لباس کو زینت بھی قرار دیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں آج کل معاشرے میں عریانی کو ہی فیشن سمجھ لیا گیا ہے، اب انتہا یہاں تک ہوگئی ہے کہ خبر تھی کہ کسی جگہ مسلمان لڑکیوں کا گروپ سائیکل چلا رہا تھا، سائیکل چلاتے ہوئے انہوں نے گرمی محسوس کی تو انہوں نے کپڑے ہی اتار دیئے، گویا اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ جسم کے بعض حصے اخلاقاً اور طبعاً بھی ننگے رکھنا مسلمانوں کے لئے بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی کہ آپؑ جب گفتگو فرماتے یا لیکچر دیتے تو اپنے ہاتھ کو رانوں کی طرف اس طرح لاتے جیسے کوئی ہاتھ مارتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اس طرح ہاتھ ہلاتے تو مولوی یار محمد صاحبؓ محبت کے جوش میں فوراً کود کر آپؑ کے پاس پہنچ جاتے اور جب کوئی پوچھتا کہ مولوی صاحب یہ کیا کیا ہے؟ تو آپؓ کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اشارہ سے بلایا تھا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مثال دے کر فرمایا کہ یہ دیوانگی اور عشق کی حالت ہے کہ جب نہیں بھی توجہ دی جا رہی تب بھی محبوب کے غیر ارادی طور پر ہلنے والے ہاتھ کو اپنے قریب آنے کا اشارہ سمجھتے ہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اگست 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے، جلسہ کی تیاری کے لئے چند ہفتوں سے رضاکار کارکنان حدیقۃ المہدی جا رہے ہیں اور گزشتہ عشرہ سے تو بھرپور طور پر خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان کام کر رہے ہیں، جنگل میں جلسہ کے انعقاد کے لئے تمام انتظامات کرنا کوئی معمولی بات نہیں لیکن برطانیہ کے مختلف حصوں سے آنے والے خدام اور رضاکار ایسی مہارت سے یہ کام کرتے ہیں کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتی اور کسی بھی تنظیم میں ہم یہ نہیں دیکھ سکتے۔

آنحضورﷺ جب مہمان سپرد کرتے تھے تو مہمانوں سے یہ بھی دریافت کرتے تھے کہ کیسے مہمان نوازی ہوئی، ایک دفعہ آنحضرتﷺ نے انصار کو ایک قبیلہ کی مہمان نوازی کا ذمہ ٹھہرایا، صبح جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو آنحضرتﷺ سے پوچھا کہ رات کو تمہارے میزبانوں نے تمہاری کیسی خدمت کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے، ہمارے آرام کا خیال رکھا، ہمیں عمدہ کھانے کھلائے اور پھر کتاب و سنت کی تعلیم بھی دیتے رہے، پس یہ ہیں میزبانوں کے فرائض، جن لوگوں کے گھروں میں بھی جلسہ کے دوران مہمان رہ رہے ہیں ان کو بھی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ وقت مذہبی گفتگو میں گزاریں، نیکی کی باتیں کی جائیں اور سکھائی جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دفعہ انتظامیہ کی غلطی کی وجہ سے مہمانوں کو کھانا نہیں ملا اور ان کا خیال نہیں رکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس واقعہ کی اطلاع دی چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ لنگر خانہ میں رات کو ریا کیا گیا ہے اس کے بعد آپؑ نے لنگر خانے میں کام کرنے والوں کو چھ ماہ کے لئے نکالنے کا بھی ارشاد فرمایا، باوجود آپؑ کی طبیعت کی نرمی کے آپؑ کو مہمانوں کی مہمان نوازی میں کمی اور ریا برداشت نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج 14 اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے، اس لحاظ سے بھی حضور نے دعا کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے اور خود پسند لیڈروں اور مفاد پرست مذہبی رہنماؤں کے عمل سے ملک کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ عوام الناس کو عقل اور سمجھ بھی عطا کرے کہ وہ ایسے راہنما منتخب کریں جو ایماندار اور اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان کو اس بات کی حقیقت بھی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اس ملک کی بقا اور سالمیت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے، ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقا ہے، خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں اس ملک کی بقا ہے، رب العالمین رحمان اور کریم خدا کے نام پر ہر طرف ظلم کے بازار گرم ہیں۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم کمال آفتاب احمد صاحب آف یوکے کی 33 سال کی عمر میں وفات، مکرم محمد نعیم صاحب بعمر 36 سال اور ان کے صاحبزادے بعمر 12 سال کی وفات کا ذکر فرمایا۔ اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اگست 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج انشاء اللہ جمعہ کی نماز کے بعد جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہوگا، لیکن جمعہ کی بھی اہمیت ہے اور اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آج جلسہ کی وجہ سے اس حق کی ادائیگی کے لئے جو دعائیں کریں اس میں جلسہ کے بابرکت ہونے کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں، جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ اپنے مولا کریم اور رسول کریم ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے، دل پر محبت اسی وقت غالب آسکتی ہے جب ہم آپؐ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اسوہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے، آپؐ کی محبت کی وجہ سے آپؐ پر درود اور آپؐ کی اتباع پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھی حاصل کرنے والا فرمائے گی۔ یہ جلسہ ہمیں آپس کے باہمی تعلقات بڑھانے میں مدد دے گا، پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس کو دنیاوی میلوں کی طرح میلہ نہیں سمجھنا، ہماری توجہ ان دنوں میں ربانی باتوں کے سننے کی طرف ہونی چاہئے، آپس کی مجلسوں اور خوش گپیوں میں وقت نہیں گزارنا چاہئے، نہ ہی اپنے وقت کا حصہ بازاروں میں گزار کر ضائع کریں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ وہاں Review of Religions ریویو آف ریلیجنز نے بھی اس سال اپنے سٹال کو وسعت دی ہے اور کفن عیسی کے بارہ میں بھی بہت معلومات ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ مقرر کی لفاظی اور خطابت کو ہی دیکھا جائے، آپؑ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں زوال اس لئے آیا ہے کہ تقریر کے مغز کو نہیں دیکھا جاتا، صرف ظاہری خوبصورتی اور کھوکھلے پن کو دیکھا جاتا ہے، مجلسوں میں آنے والے نیکی اور تقویٰ لے کر نہیں جاتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ورنہ اتنا خرچ کر کے یہاں آنا بے فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان تعلیمات پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم اکرام اللہ صاحب آف تونسہ کی شہادت اور مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی وفات اور ان کی خدمات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج کل دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے، احمدی اور غیر احمدی جلسہ کی کاروائی ایم ٹی اے پر دیکھتے ہیں، خاص طور پر برطانیہ کے جلسہ کو بہت گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے، ہم لاکھوں پاؤنڈز ایم ٹی اے پر خرچ کرتے ہیں صرف اس لئے، ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والا ہو، اس تک یہ پیغام پہنچ رہا ہو، پس ہماری خوشی اور مبارکباد جلسہ کی کامیاب انعقاد پر صرف مبارک بادوں تک محدود نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے ان رضا کاروں کو توفیق دی کہ انہوں نے جلسہ کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی۔ ٹرانسپورٹ ہے، رہائش ہے، کھانا پکانا ہے، جلسہ گاہ ہے، ایم ٹی اے ہے غرض یہ کہ بے شمار شعبے ایسے ہیں جن میں مردوں نے بھی، عورتوں نے بھی، بوڑھوں نے بھی، جوانوں نے بھی بچوں نے بھی، بچیوں نے بھی خدمت کی اور جلسہ کے تمام انتظامات کو اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق بہترین رنگ میں سرانجام دینے کے لئے بھرپور کوشش کی، تمام رضا کاروں کا مختلف شعبوں سے تعلق ہوتا ہے۔ اپنے کاموں میں، کوئی کسی کمپنی کا ڈائیریکٹر ہے، کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی انجینیئر، کوئی سائنسدان ہے اور بعض دوسرے شعبے ہیں لیکن سب ایک ہو کر کام کرتے ہیں، لنگر خانے میں قطع نظر اس کے کہ وہ کیا ہے، آگ کے سامنے کھڑا ہے۔

ارجنٹینا سے ایک احمدی آئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سچے مذہب کی تلاش میں دس سال گزارے ہیں اور بالآخر جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مجھے سچا مذہب مل گیا، جلسہ سالانہ کے انتظام سے میں بہت متاثر ہوا ہوں، سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ نوجوان نسل کی موجودگی تھی، میں نے آج تک کسی مذہب میں کسی مذہبی پروگرام میں نوجوان نسل کی اس قدر شمولیت نہیں دیکھی جس طرح جماعت احمدیہ میں ہے، عالمی بیعت میں شمولیت میری زندگی کے خوش ترین لمحات تھے، بیعت کے دوران میرا دل اور جسم لرز رہا تھا، میرے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی کوئی بات نہیں کہ میں ارجنٹینا کا پہلا مسلمان ہوں جسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

فرانس کے ایک بڑے خاندان نے جلسہ میں شمولیت کی، اس خاندان کے اکثر لوگوں نے احمدیت قبول کر لی تھی، ان کے والد صاحب نے جنہوں نے بیعت نہیں کی تھی جمعہ کی نماز سے پہلے کہنے لگے کہ میں اس ماحول کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں، یہاں اس جلسہ میں شامل ہو کر اور اس جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میرے بچے کیوں احمدی ہوئے ہیں اور جب سے احمدی ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت ہی بدل گئی ہے، کہتے ہیں میں جب جوان تھا تو میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک عجیب سی جگہ ہے جہاں بہت سے لوگ جمع ہیں، اب جلسہ پر آکر وہ خواب یاد آرہی ہے۔

گھانا کے ایک دوست نے فون کر کے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن آپ کے جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھ کر میرے پر جذباتی کیفیت طاری ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ سب سے آگے ہے، میری دعا ہے کہ میں آپ کی جماعت کا مبلغ بن کر جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلاؤں۔

ایک خاتون نے گھانا سے فون کر کے کہا کہ جلسہ سے بہت متاثر ہوئی ہوں، میں مسلمان تو ہوں لیکن یہ جلسہ دیکھ کر میں احمدی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں صاحبزادی فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کی وفات کے موقع پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

دل میں ہے اک نام محمد ﷺ

مکرم حافظ ابنِ کریم صاحب

دل میں ہے اک نام محمدؐ
ہر لمحہ ہر گام محمدؐ

پیاسی جاں ، آرام محمدؐ
تشنہ لب کا جام محمدؐ

ارفع اعلیٰ سب سے بالا
دائم قائم نام محمدؐ

لب پہ ہر دم صلِّ علیٰ ہو
جیتے جاؤ نام محمدؐ

ہر دم بانٹے انسانوں کو
رحمت صبح و شام محمدؐ

احمدؑ کے ہیں نعرے گونجے
ہر سُو پھیلا نام محمدؐ

ربّ کی رضا کا مظہر کامل
ہر پل تیرا کام محمدؐ

خوشبوؤں کا جھونکا آئے
جب بھی لیں ہم نام محمدؐ

سب سے بالا سب سے برتر
نام محمدؐ کام محمدؐ

حافظؔ دو عالم کے لئے ہے
سب سے بڑا انعام محمدؐ

بقیہ شادی بیاہ کے متعلق دینی تعلیمات

بجائے اس کے کہ زمانہ کے امام کی بات مان کر رسومات سے بچتے۔ معاشرہ کے پیچھے چل کر ان رسومات میں جکڑتے چلے جا رہے ہیں۔ ... پہلے مَیں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے۔ ... اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کر دیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 5 فروری 2010ء، صفحہ 6)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں شادی و بیاہ کے مواقع پر دینی تعلیمات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف نصائح کی روشنی میں

اپنی نسلوں میں حقیقی عیدوں کا ادراک پیدا کروائیں

حضور انور کے خطبات عید الاضحیٰ میں سے چند پُر معارف اقتباسات

مرتبہ: مکرم انیس احمد نفیس، ربوہ

عید قربان کی حقیقت کو سمجھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ 7 نومبر 2011ء میں ہر احمدی کا ایک کام قربانی کی عید کی حقیقت کو سمجھنا قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پس آج ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ اگر ہم نے اس قربانی کی عید کی حقیقت کو سمجھنا ہے تو خدا تعالیٰ کی فنا کا چولہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر پہن لیں کیونکہ یہی ہمیں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو جو آنحضرت ﷺ کرتے ہیں وہ کرو۔ آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرو۔ آپؐ کے احکامات کو بجا لاؤ۔ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کی کامل پیروی کرو۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ النور 55:24) کی اعلیٰ مثالیں قائم کرو۔ عبادتوں کے ایسے اعلیٰ معیار قائم کرو کہ تمہاری ہر حرکت وسکون سے توحید کا اظہار ہوتا ہو۔ جب ایسی حالت ہو تو خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندوں کا بہت پاس کرتا ہے، بہت لحاظ رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی ایسی حالت فرائض کے ساتھ نوافل سے ہوتی ہے۔ یعنی جب انسان فرائض ادا کر رہا ہو اور پھر نوافل بھی ادا کر رہا ہو تو پھر یہ قرب کی حالت ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے بندے کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اُس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 اکتوبر 2012ء صفحہ 14)

قربانی کی روح تقویٰ ہے

حضور خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ 21 جنوری 2004ء میں عید پر ظاہری قربانی پر زور دینے والے مختلف طبقات کا ذکر کرنے کے بعد قربانی کی روح کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کر کے قربانی کی روح تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے بعد اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے۔ اور میں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی، اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کے حکم پر عمل کرنے والا ہوا، اس قابل ہوا کہ اس پر عمل کر سکوں۔ اس نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نیت سے قربانی کر رہے ہو گے، تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کرو گے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی۔ تو جیسا کہ میں نے کہا یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ کے حضور قربانیاں پیش ہونی چاہئیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 4 فروری 2005ء صفحہ 6)

قربانیوں کے لئے تقویٰ کا معیار

عید پر ہونے والی قربانیوں سے تقویٰ کا تعلق بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

''تو یہ تقویٰ کا وہ معیار ہے جس کے ساتھ جانوروں کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا یہ مقام ہے جس کے ساتھ تمہیں اپنی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ جس طرح یہ اپنا جانور تمہاری چھری کے نیچے آ کر تمہاری خاطر اپنی قربانی پیش کر رہا ہے۔ اس طرح تمہیں بھی اپنے ذہن میں یہ بات رکھنی چاہئے کہ اگر کبھی زندگی میں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان ہونے کی ضرورت پڑی تو میں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ یہ قربانی اس قربانی کی یاد میں ہے جب باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے اور بیٹے نے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ جب باپ بیٹا گردن پر چھری پھیرنے اور پھروانے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جب اس جذبے سے قربانی کر رہے ہو گے تو یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جس کے مطابق کی گئی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اصل تقویٰ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا اور یہی چیز اس بات کی بھی یاد دلاتی ہے، اس طرف بھی توجہ پیدا کرتی ہے کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکام ہیں ان پر عمل کرنے کے لئے بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 4 فروری 2005ء صفحہ 6)

حقیقی قربانی کا مقصد

خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ 16؍ اکتوبر 2013ء میں حقیقی عید منانے والا بننے کے لئے احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

''حقیقی عید منانے والا بنانا ہے تو وہ تقویٰ پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ وہ تقویٰ پیدا کرو جو آخری اور کامل شریعت لانے والے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت (الحج 38:22) میں جو میں نے تلاوت کی ہے۔ فرماتا ہے کہ تمہاری قربانیوں کی ظاہری شکل کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرتی بلکہ وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے جس کے ساتھ قربانی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاد رکھو کہ تقویٰ کے بغیر نہ اس قربانی کی روح پیدا ہو سکتی ہے، نہ ہی تقویٰ کے بغیر اس کا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے جو حقیقی قربانی کا مقصد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر فرما دیا کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتے۔ فرمایا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج 38:22) لیکن تمہارے دلوں کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ یہ قربانیاں جو کسی بھی صورت میں ہوں، یہ تمہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں لیکن اُس صورت میں جب یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے خالصۃً اُس کی بڑائی بیان کرنے سے، اس کی عبادت کرنے سے جو احکام اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں اُن پر عمل کرنے سے، قرآن کریم میں جو حکم ہیں اُن پر عمل کرنے سے۔ اسلام کی جو روح اور مغز ہے اُس کو حاصل کرنے سے۔ اگر تم اس سوچ کے ساتھ یہ قربانی کر رہے ہو تو تمہیں بشارت ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جاؤ گے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے مقدر ہیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 3 اکتوبر 2014ء صفحہ 2)

قربانی کا خون بہانا رضائے الٰہی کا باعث

تقویٰ پر چلنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں:

''پس اگر نیت تقویٰ پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش ہے تو یہ قربانی قبول ہو گی۔ پھر اس قربانی کا خون بہانا بھی خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث بنائے گا اس کا گوشت تمہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو تو گوشت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں جب نیت نیک ہو، خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو اور قربانی کر کے اس میں سے غریب بھائیوں کا حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی نیت سے دیا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس نے بھوکوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا ہے، اس قربانی کے ظاہری چھلکے یا گوشت کا بھی ثواب دے دیتا ہے۔ ان امیر ملکوں میں رہنے والے، جن کو توفیق ہے، وہ جماعتی نظام کے تحت یا اپنے طور پر پاکستان اور غریب ملکوں میں بھی قربانی کیا کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی

رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ کیونکہ ایسے بھی ہیں جن کو مہینوں گوشت کھانے کو نہیں ملتا اور بعض دفعہ عید پر ہی کھا رہے ہوتے ہیں یا مہینے کے بعد کہیں کھاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس کی روح کا بھی ثواب دے رہا ہے اور اس کے چھلکے کا بھی ثواب دے رہا ہے۔ ظاہری طور پر بھی ثواب دے رہا ہے اور اس کی باطنی روح جو ہے اس کا بھی ثواب دے رہا ہے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔3 اکتوبر 2014ء صفحہ 2)

قربانیاں حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتی ہیں

خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 9 دسمبر 2008ء میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح ہونے سے بچنے کی روح بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"عید کے دن جانوروں کی ظاہری قربانی جو ہم کرتے ہیں دراصل ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ جس انقلاب لانے کے لئے جانوروں کی قربانی کا حکم ہوا یا جس کی یاد میں جانوروں میں قربانی کا حکم ہوا وہ صرف حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذبح ہونے سے بچنا نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے ایک انقلاب لانے والی روح کارفرما تھی۔ صرف یہی نہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح ہونے سے بچنے کی یاد ہے جس کی خوشی میں ہم بکرے یا بھیڑیں یا دوسرے جانور ذبح کر رہے ہیں، اچھے کھانے بھی کھا رہے ہیں اور اچھے کپڑے بھی پہننے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ اس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حقوق العباد ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے، کوشش ہونی چاہئے۔ کیونکہ اسلام کا ہر حکم بے شمار مقاصد اپنے اندر لئے ہوتا ہے۔ جب فرمایا کہ قربانی کرو تو اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس کے تین حصے کرو اور اس میں سے ایک حصہ غریبوں کے لئے اور ایک حصہ رشتہ داروں کے لئے رکھو۔ یہ حکم اس لئے ہے تا کہ یاد رہے کہ صرف اپنے نفس کے ہی حقوق نہیں ہیں بلکہ تمہارے رشتہ داروں کے جو تم پر حق ہیں ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ غرباء کے بھی حقوق ہیں جن کی ادائیگی تم پر ضروری ہے۔ یہ حقوق عام حالات میں بھی ادا کرنے ہیں۔ غمی میں بھی ادا کرنے ہیں اور خوشی میں بھی ادا کرنے ہیں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 20 نومبر 2009ء صفحہ 11)

اپنے تئیں قربانی کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہے

خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 06/اکتوبر 2014ء میں دنیا کو امن و سلامتی کے اسلوب سکھانے کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں۔

"پس جو قربانیاں تقویٰ کو مدنظر رکھ کر کی جائیں، خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کی جائیں، جو عیدیں اس لئے منائی جائیں کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ عید مناؤ۔ اس لئے کہ یہ قربانی کی عید تمہیں قربانی کے اسلوب سکھاتی ہے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ ان حکموں پر غور کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے جو تقویٰ کے معیار بلند کرتے ہیں۔ ان ماں بیٹا اور باپ کی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتی ہے جنہوں نے اپنے جذبات کو قربان کیا۔ جو صرف چھری پھروانے اور پھیرنے کے عارضی نمونے دکھانے والے نہیں تھے بلکہ مسلسل لمبا عرصہ قربانیاں دینے والے تھے۔ جنہوں نے دنیا کو امن اور سلامتی کے اسلوب سکھانے کے لئے نہ صرف اپنے جذبات کو قربان کیا، اپنے آرام کو قربان کیا، اپنے وطن کو قربان کیا، بلکہ ان دعاؤں میں مسلسل لگے رہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی ایسا انتظام کر دے جو دنیا کے لئے امن اور سلامتی دینے والے بن جائیں۔ جو تقویٰ کی وہ راہیں دکھانے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کرتے ہوئے تقویٰ کا اعلیٰ معیار قائم کر دیں۔ جن کے نمونے دنیا کے لئے ہمیشہ کے لئے رہنما بن جائیں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2015ء صفحہ 20)

جذبات کی قربانی کی عمدہ مثال

خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 9 دسمبر 2008ء میں جذبات کی قربانی کی مثال دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"پھر عزت ہے تو اَلۡعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا (سورہ یونس 10:66) کے مضمون کی اعلیٰ ترین مثالیں قائم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے اپنے جذبات کو اس طرح مسل دیا جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔ دنیا نے جذبات کی قربانی کا وہ بلند معیار صلح حدیبیہ کے وقت دیکھا جب رؤیا کو پورا کرنے کے لئے آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ مکہ تشریف لائے اور وہاں آنے کے باوجود جب دیکھا کہ آج اپنے جذبات کی قربانی میں ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو بظاہر نظر ایسی شرائط پر معاہدہ کر لیا جس سے کمزوری ظاہر ہوتی تھی۔ صحابہ بے چین تھے۔ حضرت عمرؓ جیسے صائب الرائے اور پختہ ایمان والے بھی جوش میں آنحضرت ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ کیا آپ اللہ کے سچے رسول نہیں۔ صحابہؓ کی زبانیں غم سے گنگ ہیں۔ اس دن صحابہ جان کی قربانی دینے کے لئے تو تیار تھے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بیعت لی تھی لیکن اپنی عزت اور جذبات کی قربانی دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ لیکن اس رسول، ہاں کامل رسول، اس کو وہ وقار و عظمت رسول جن کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا اور اس کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار تھے سمجھتے تھے کہ یقیناً میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا اور سچا رسول ہوں لیکن یہ معاہدہ جو بظاہر ذلت کا باعث لگ رہا ہے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق فتح مبین کی صدائیں دے رہا ہے اور پھر اپنی قربانی کے جانور کی گردن پر چھری پھیر کر جو ظاہری طور پر اس جذباتی قربانی کے اظہار کے لئے ضروری تھا اس کی بھی اعلیٰ ترین مثال آپؐ نے قائم کی۔ صحابہ کو اس قربانی نے جھنجھوڑ دیا۔ وہ جو پہلے اپنی قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے تیار نہیں تھے وہ بھی آپؐ کی قربانی کرنے کے بعد اس بامقصد قربانی کی حکمت کو سمجھتے ہوئے اپنے جذبات کی قربانی کرنے والے بن گئے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔20 نومبر 2009ء صفحہ 13)

اطاعت میں قربانی کی روح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے ذکر خیر کے بعد قربانی کی روح کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے یہ تقویٰ ہی اپنے اندر پیدا کیا تھا جس کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا (البقرہ 2:286) کا کامل نمونہ دکھایا تھا۔ کامل معرفت انہیں حاصل ہوئی تھی اور پھر اس وجہ سے کامل عشق کے نمونے انہوں نے دکھائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول سے کامل محبت کی وجہ سے شراب کے نشہ پر بھی وہ غالب آ گئے۔ یہ محبت شراب کے نشہ پر غالب آ گئی اور انہوں نے شراب کے مٹکے پہلے توڑے پھر پتہ کیا کہ یہ حکم ان کے لئے ہے یا دوسروں کے لئے۔ یا اس حکم کی حقیقت کیا ہے؟ پس اس روح کی تلاش کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ روح پیدا ہو گی تو یہ قربانیوں کے معراج کا حامل بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا دے گی۔ پھر یہ بات عید قربان کی روح کو دل میں اجاگر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا بناتی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مقام ہر وقت اس بات کو سامنے رکھے بغیر نہیں مل سکتا کہ خدا تعالیٰ میرے ہر قول و فعل کو دیکھ رہا ہے۔ ہر عمل اگر اس سوچ کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف ہے کہ وہ میرے ہر کام کو دیکھ رہا ہے تو ہر دن ہی قربانی کے ثواب سے نوازنے والا ہے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔3 اکتوبر 2014ء صفحہ 4)

قربانی کا مقصد توحید کا قیام

احباب جماعت کو توحید کے قیام کے لئے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"پس آج ہمیں اس عید پر جمع ہو کر یہی کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ ہم اور ہماری نسلیں بھی وہ معیار حاصل کرنے والی ہوں جن کا محور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ اس زمانے میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے اُس فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو مانا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ مخاطب کر کے ابراہیم کے نام سے پکارا ہے۔ پس اس زمانے کے ابراہیم سے منسوب ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے ہمیں اس بنیادی مقصد کو دیکھنا ہو گا جس کے حاصل کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان نے کوشش کی تھی اور وہ مقصد توحید کے قیام کے لئے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانی دینا تھا۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 اکتوبر 2012ء صفحہ 13)

توحید کی خاطر قربانیاں دینے والی جماعت

حضور فرماتے ہیں:

"ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آج مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے جو توحید کا حقیقی ادراک رکھنے والی ہے یا رکھ سکتی ہے اور اس کی خاطر قربانیاں دے رہی ہے۔ بہت سے ہیں جو دے رہے ہیں بلکہ من حیث الجماعت جماعت ہی قربانیاں دے رہی ہے۔ آج اگر کوئی اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ (البقرہ 2:215) کی آواز سن سکتا ہے تو وہ احمدی ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی اور نہیں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 اکتوبر 2012ء صفحہ 14)

امن وسلامتی کے لئے اپنے حق چھوڑ دیں

احباب جماعت کو دوسرے شخص کے لئے اپنی قربانی دینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

''یہاں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جماعت کے لئے قربانی کے ساتھ ساتھ ایک تو ہر فرد جماعت کے لئے من حیث الجماعت مجموعی طور پر قربانی کر رہا ہے، ایک دوسرے کے لئے بھی قربانی کا اظہار ہونا چاہئے ہر شخص کو ہر دوسرے شخص کے لئے بھی قربانی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر یہ روح ہماری جماعت میں ترقی کرے گی تو جماعت کے بہت سے اندرونی مسائل بھی خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا حق تھا، اس لئے ہم نے لینا ہے، دوسرا فریق جو ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارا حق تھا اور وہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کو لینا ہے۔ دونوں اسی بات پر لڑتے رہتے ہیں اور تعمیر کے لئے وقت ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ جو ترقی کے لئے وقت دینا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر دونوں ضد پر اتر آئیں تو کبھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے کہ وہ ہر قسم کے نقصان پورے کرتا ہے اور اس بات کی کوشش کا حصہ بننا ہے کہ ہم نے امن اور سلامتی کے پھیلانے والے بننا ہے تو اگر اپنے حق چھوڑنے بھی پڑیں تو چھوڑ دینے چاہئیں۔ جب یہ سوچ پیدا ہوگی پھر دیکھیں کہ ہمارے معاشرے میں ہماری جماعت کے افراد کے اخلاق میں مزید خوبصورتی اور نکھار پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہر سطح پر ہم قربانی دینے والے ہوں۔ عید کی قربانی سے صرف ایک بکروں کی قربانی کا یا چار ہزار سال پہلے کی قربانی کا سبق نہ لیں بلکہ اس قربانی کو آج بھی ہر سطح پر جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 11 اکتوبر 2013ء صفحہ 17)

قربانیوں کے قائم رکھنے کے لئے کوشش اور دعا کریں

عیدالاضحیٰ کے حوالہ سے اپنی نسلوں میں قربانی کے جاری رکھنے کے لئے کوشش اور دعا کرنے پر زور دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

''آج ہم اپنی زندگی کی ایک اور عیدالاضحیٰ منانے کے لئے جمع ہیں۔ یہ عید جو قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے، وہ قربانی جس نے انسان کو قربانی کے نئے اسلوب سکھائے، وہ قربانی جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تھی، وہ قربانی توحید کے قیام کے لئے تھی۔ پس اس عید پر ہمارا جمع ہونا اس لئے نہیں کہ ہم نے ایک خوشی کا دن منانا ہے۔ بے شک خوشی بھی اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق ہم مناتے ہیں اور عیدوں پر خوشیاں منانا بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے لیکن اس کے پیچھے جو عظیم مقاصد ہیں ان کو ہمیشہ ہمیں اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور اس روح کو اپنی نسلوں میں بھی قائم کرنے کے لئے کوشش اور دعاؤں سے کام لینا چاہئے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 اکتوبر 2012ء صفحہ 14)

حقیقی عیدوں کا ادراک پیدا کریں

خطبہ عیدالاضحیٰ 25 ستمبر 2015ء میں حضور فرماتے ہیں۔

''پس یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ اپنی نسلوں کو بھی ان حقیقی عیدوں کا ادراک پیدا کروائیں۔ ان کی اس نہج پر تربیت کریں کہ وہ بھی ذاتی اور اہلی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ ورنہ اگر یہ قربانیوں کی اہمیت کا تسلسل ہم نے اپنی اولادوں میں قائم نہ رکھا۔ اگر ہم خود اس کی اہمیت کو بھول گئے تو پھر انعامات سے بھی محروم کر دیئے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جب خاندان اور عزیزوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑا تو کیا آپ اکیلے رہ گئے؟ نہیں۔ بلکہ آپ کو اس قدر اولاد دی جو آسمان کے ستاروں کی طرح شمار ہوگئی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اکیلے رہ گئے؟ نہیں بلکہ آپ کو وہ مخلص اور فدائی اور ہر قربانی کے لئے تیار صحابہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے جو آسمان کے ستاروں کی طرح نہ صرف بڑی تعداد میں تھے، بڑی کثرت میں تھے بلکہ ان کے دل توحید کی روشنی سے ایسے چمک رہے تھے کہ دنیا کے ایک حصے نے بھی ان کی روشنی سے فیض پایا۔ جہاں جہاں وہ پہنچے اس روشنی کو پھیلاتے چلے گئے۔ پس آج ہمیں اس اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 16 اکتوبر 2015ء صفحہ 9)

عید قربان سے سبق حاصل کریں

حضور فرماتے ہیں:

''پس ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر صرف ظاہری چیزوں پر ہی اکتفا کرنا ہوتا تو مسیح موعود کے آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کو خاص طور پر آخرین کے بارے میں خوشخبری دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ ظاہری کام، بکروں کی قربانی اور حج اور بظاہر نمازوں کی ادائیگی تو دوسرے مسلمان بھی کر ہی رہے ہیں لیکن پھر بھی مسلمانوں کی عمومی حالت انحطاط کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ آج مسلمانوں کی مثالیں ظلم پھیلانے والوں کے طور پر دی جا رہی ہیں غیر مسلموں کو اسلام پر اعتراض کی جرأت اس لئے پیدا ہو رہی ہے کہ گو مسلمان خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز تو پڑھتے ہیں لیکن اس کی تعمیر کے مقصد کو بھول رہے ہیں۔ خانہ کعبہ تو سلامتی اور امن کی نشانی کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا لیکن آج مسلمان، مسلمان ہی کی گردن کاٹ رہے ہیں۔ حتی کہ کل عرب ممالک میں عید تھی تو عید کے دن بھی ایک فرقہ دوسرے فرقے کے لوگوں کو بموں سے اڑا رہا تھا۔ دونوں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ دونوں حج کے مناسک ادا کرتے ہیں۔ دونوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ پس جب ہم ایسی حرکتیں دیکھتے ہیں تو پھر ہر احمدی کی توجہ پہلے سے بڑھ کر اس طرف ہونی چاہئے کہ اس نے اس عید سے کیا سبق حاصل کرنا ہے۔ اس نے بکرے صرف گوشت کھانے کے لئے قربان نہیں کرنے بلکہ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کی روح کیا تھی۔ وہ ہمیں کیا سبق دینا چاہتے تھے۔ پس ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم کی حکومت کو اپنے پر لاگو کرنے کی ضرورت ہے کہ اس بات کا عہد ہم نے اپنے عہد بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کیا ہے۔ اس پر عمل ہی ہمیں کتاب کے پڑھنے کا حق ادا کرنے والا بنائے گا۔ تبھی ہم ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے دھویا۔ اپنے دلوں کو دھلوانے کے لئے پہلے ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے ہوں گے تبھی ہم میں اور غیر میں ایک فرق نظر آئے گا۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 16 اکتوبر 2015ء صفحہ 8)

الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی زندگی تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہوئے گزاری اور ایک لمبا عرصہ قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے ان قربانیوں کے تسلسل کے ساتھ ساتھ دعاؤں کے سلسلہ کو بھی جاری رکھا۔ یہی وہ دعاؤں کا سلسلہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی شرف قبولیت بخشتے ہوئے آنحضرت ﷺ جیسی پیاری اور معتبر ہستی کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں قربانیوں کا وہ تسلسل قائم کیا جس کا کوئی ثانی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نہ صرف خود حقیقی قربانی کے تسلسل کو قائم رکھنے والے تھے بلکہ صحابہ کرامؓ میں بھی قربانی کی روح قائم کرنے والے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ میں کثرت سے ایسے صحابہؓ تھے جو عید الاضحیٰ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے قربانی کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قربانی کے تسلسل کو جاری رکھنے کے لئے ہمیں عیدالاضحیٰ کے منانے کا حکم دیا ہے تاکہ ہم اپنی زندگیوں اور اپنی نسلوں میں قربانی کی حقیقی روح قائم رکھنے کے لئے کوششیں اور دعائیں کرتے چلے جائیں اور ہم ان برکات کو حاصل کرنے والے بن جائیں جو حقیقی قربانی کرنے والوں کو ملتی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان پُر معارف نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست برائے تصاویر

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا نیشنل مساجد فنڈ کی مالی تحریک میں حصہ لینے والے بچوں کی تصاویر شائع کر رہا ہے۔ جن بچوں نے مساجد فنڈ کی مالی تحریک میں محترم امیر صاحب کو عطیات دیئے ہیں لیکن ان کی تصاویر ابھی تک شائع نہیں ہوئیں، ان سے درخواست ہے کہ محترم امیر صاحب کے ساتھ کھنچوائی ہوئی اپنی تصاویر بھجوا دیں اور اپنے بچے کا نام معہ حلقہ بھی لکھیں تاکہ ان کی تصاویر گزٹ میں شائع کی جاسکیں۔

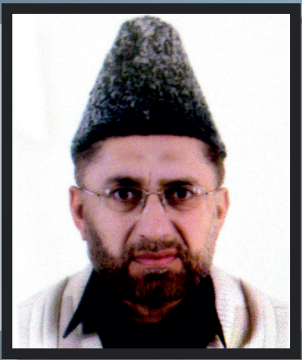

چہل احادیثِ رسولؐ کا حفظ ۔ باعثِ شفاعت

رسول اللہ تک سند پہنچنے کا حیرت انگیز نظام

مکرم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ

بچپن میں جب یہ حدیث رسول ﷺ سنی کہ جس شخص نے میری امت کے دین کے معاملات کے بارہ میں چالیس احادیث یاد رکھیں۔قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو فقیہہ ہونے کی حالت میں اٹھائے گا اور میں اس کے لئے شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا۔تب سے چہل احادیث یاد کرنے کا شوق ہوا۔ پھر اطفال الاحمدیہ کے دینی امتحانات کی تیاری میں یہ احادیث خوب ازبر کرنے کی توفیق ملی۔اُس وقت احادیث کی سند وغیرہ کی علمی باریکیوں کا اندازہ نہ تھا۔یہاں تک کہ خاکسار کے تایا جان مکرم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل مجوکہ مرحوم نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ انہوں نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چہل احادیث کی سند حاصل کی ہے جو تیس 30 راویوں کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ تک پہنچتی ہے تو ان سے یہ سند حاصل کرنے کے لئے جی مچل اٹھا۔انہوں نے ازراہِ احتیاط فرمایا کہ یہ احادیث صحت کے ساتھ یاد کر کے انہیں سنا کر آگے روایت کرنے کی اجازت ہوگی۔مزید برآں ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ احادیث مع سند بھی خاکسار کو میسّر ہوگئیں۔استاذ سے ملنے والے ایسے قلمی مسوّدہ کو حدیث کی اصطلاح میں ’’مناولہ‘‘ کہتے ہیں۔ انہی چہل احادیث میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نیکی بتانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے مگر خاکسار کی کوتاہی کہ اب تک کسی کو یہ سند آگے نہ دے سکا۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 18 مارچ 2016ء میں ایک بخیل طبیب کا واقعہ بیان فرما کر جس نے ایک خاص نسخہ مرتے دم تک بیٹے کو بھی نہ دیا، نصیحت فرمائی ہے کہ علم کے معاملہ میں بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ جزادے مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نگران متخصصین کو جنہوں نے گزشتہ دنوں یہ تحریک کی کہ یہ فیض جاری رکھنے کے لئے خاکسار کو جامعہ کے فارغ التحصیل درجہ تخصّص کے نوخیز علماء کو بھی یہ احادیث سنا کر سند مہیا کرنا قابل تحسین ہوگا۔ چنانچہ ایسے شوق رکھنے والے چند شاہدین متخصصین یہ احادیث مع سند صحت کے ساتھ خاکسار کو زبانی سنا کر آگے اس سند کے ساتھ یہ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کرنے والے بن گئے۔

اس سے یہ تحریک بھی ہوئی کہ یہ احادیث مع سند افادۂ عام کے لیے روزنامہ الفضل ربوہ میں بھی شائع کروا دی جائیں تا کہ زیادہ لوگ مستفیض ہوں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل ان احادیث کے ایک راوی اور ہمارے استاذ الاستاذ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہ احادیث مع سند 21 دسمبر 1940ء کو بھی روزنامہ الفضل قادیان میں شائع کروائیں تو اُس وقت اُن کے ساتھ ایک مفید علمی نوٹ بھی تحریر فرمایا تھا جو اس لائق ہے کہ ان احادیث کے ساتھ دوبارہ ہدیۂ قارئین کیا جائے۔حضرت میر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا تھا:

’’بخاری، مسلم اور باقی تمام صحاح ستہ بلکہ ان کے علاوہ حدیث کی اور تمام کتابوں میں آنحضرت ﷺ سے ان کتابوں کے مصنفوں تک تمام حدیثیں مختلف راویوں سے لگاتار نام بنام پہونچتی ہیں۔کوئی تین واسطوں سے،کوئی چار واسطوں سے اور کوئی پانچ، چھ، سات بلکہ زیادہ واسطوں سے۔مگر جب ان مصنفوں نے ان حدیثوں کو اپنی کتابوں میں لکھ کر کتابوں کو شائع کر دیا۔جب وہ کتابیں ساری دنیا میں پھیل گئیں۔چین سے سپین تک ان کے درس جاری ہوگئے اور مسجدوں، مدرسوں، خانقاہوں اور علوم کے مرکزوں میں ہزاروں لاکھوں آدمی روزانہ ان کا ایک ایک حرف پڑھنے لگے تو تب ان حدیثوں کو واسطوں اور راویوں کے ناموں کی ضرورت نہ رہی۔پس آنحضرت ﷺ سے بخاری صاحب تک تو بخاری کی ہر حدیث کے راوی لگاتار زید سے بکر اور بکر سے عمرو، پوری طرح پائے جاتے ہیں اور کوئی حدیث نہیں جس میں آنحضرت ﷺ سے بخاری صاحب تک راوی نہ ہوں۔مگر بخاری صاحب سے ہم تک ایک بھی راوی نہیں۔کیونکہ اب کسی راوی کی ضرورت ہی نہیں۔کیونکہ جب بخاری صاحب نے اپنی کتاب دنیا میں شائع کر دی اور وہ مشرق سے مغرب تک پھیل گئی تو اس کی حدیثوں کو تواتر حاصل ہوگیا۔

پس بخاری کی حدیثیں آنحضرت ﷺ سے بخاری صاحب تک متواتر نہیں۔بلکہ محدثین کی اصطلاح میں ’احاد‘ حدیثیں ہیں کہ راویوں کے ثقہ اور غیر ثقہ حافظ وغیر حافظ۔واحد ومتعدد ہونے کے لحاظ سے ان کی حیثیت کم وبیش ہے۔اور انہیں قرآن کی طرح رتبہ تواتر حاصل نہیں کہ کسی خاص حدیث کے متعلق لازماً کہہ سکیں کہ یہ بعینہٖ آنحضرت کے الفاظ ہیں۔مگر ان الفاظ کو تواتر حاصل ہوگیا اور اب یقیناً ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان احادیث کا مجموعہ یقیناً بخاری صاحب کا مرتب کردہ ہے۔...

بخاری صاحب کے اپنی کتاب مدون کرنے کے بعد ان احادیث کے لئے جو اس میں درج ہیں۔ہم تک پہنچنے میں راویوں کے وجود کی ضرورت نہیں کہ ہم کسی حدیث کے متعلق یوں کہیں کہ یہ حدیث ہم نے زید سے اور زید نے بکر سے اور بکر نے عمرو سے اور عمرو نے بخاری صاحب سے اور بخاری صاحب نے خالد سے اور خالد نے عبد اللہ سے یہاں تک کہ فلاں صحابی نے آنحضرت ﷺ سے سنی۔کیونکہ بخاری صاحب کی کتاب کے شائع ہونے اور دنیا میں پھیل جانے کی وجہ سے پھر اس میں درج شدہ حدیثیں راویوں کی روایت کی محتاج نہ رہیں اور آج تیرہ سو برس کے بعد ہم احتمال غالب سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا۔...

بخاری صاحب سے آنحضرت ﷺ تک تو راویوں کے ناموں کی ضرورت ہے۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کا وہ قول بسبب عدم تواتر کے راویوں کا محتاج ہے اور ہم اسی قول کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کریں گے جو معتبر اور ثقہ راویوں سے مروی ہوگا۔مگر بخاری صاحب سے آج تک جو ایک ہزار برس کا لمبا عرصہ ہے، اس میں ہم بخاری کی حدیثوں کے لئے کسی راوی کا وجود تلاش نہ کریں گے۔کیونکہ جب بخاری صاحب نے اپنے تک مختلف راویوں سے پہونچی ہوئی تمام حدیثیں ایک مجموعہ میں لکھ کر شائع کر دیں اور ان کی زندگی ہی میں ہزاروں آدمیوں نے اس مجموعہ کو سنا۔اور آج تک قرناً بعد قرنٍ اس مجموعہ کو ہاتھوں ہاتھ لاکھوں، کروڑوں آدمی لیتے آئے ہیں۔تو اب ہمیں کسی راوی کا نام لے کر اس حدیث کو روایت کرنے کی ضرورت نہیں۔کیونکہ آج کسی شخص کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ بخاری، مسلم اور دوسری کتابوں کی درج شدہ حدیثوں کو اپنے سے آنحضرت ﷺ تک راویوں کے ذریعہ بیان کرے بلکہ ہم یہی کہیں گے کہ ہم نے یہ حدیث بخاری صاحب کی کتاب میں پڑھی ہے اور بخاری صاحب نے فلاں فلاں سے اور اس صحابیؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی تھی۔

پس شائع شدہ کتب کی حدیثیں ہم سے ان کتابوں کے مصنفوں تک بغیر کسی راوی کے واسطہ کے محض ان کتابوں کی شہرت اور اشاعت کی وجہ سے پہونچی ہیں اور سوائے اس کے کہ محدثین میں سند لینے کا ایک رواج پڑا ہوا ہے۔حقیقتاً کوئی حدیث آج کسی شخص سے رسول مقبول ﷺ تک روایت نہیں کی جا سکتی۔لیکن بعض اشخاص کو اس زمانہ میں بھی یہ بجا فخر حاصل ہے کہ بعض حدیثیں ان کو رسول مقبول ﷺ سے آج تک روایتاً پہونچی ہیں اور اگر دنیا کی حدیث کی تمام کتابیں روئے زمین سے مفقود و محو ہو جائیں تو وہ زبانی سلسلہ روایت لگاتار آنحضرت ﷺ تک لے جا کر اُن حدیثوں کو روایت کر سکتے ہیں اور اُن اشخاص میں سے میں بھی ایک ہوں کہ مجھے بھی خدا نے یہ شرف بخشا ہے کہ چالیس صحیح حدیثیں ایسی ہیں کہ جو آنحضرت ﷺ سے بغیر کسی جگہ سلسلہ

روایت کے ٹوٹنے کے لگا تار مجھ تک پہونچتی ہیں اور بغیر کسی کتاب کے ذریعہ پہونچنے کے زبانی مجھ تک یہ حدیثیں پہونچی ہیں کہ مجھ تک پہونچنے کے لحاظ سے سب سے پہلا راوی یعنی آنحضرت ﷺ سے سننے والے حضرت علیؓ ہیں اور آخری راوی میں ہوں اور مجھ سے حضرت علیؓ تک کوئی واسطہ چھوٹا ہوا نہیں۔ بلکہ لگا تار بغیر انقطاع کے حضرت علیؓ کی وہ چالیس حدیثیں مجھ تک پہونچی ہیں اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولوی حکیم نور الدینؓ نے اپنے شفاخانہ میں فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی چالیس حدیثیں ایسی ہیں جو زبانی مجھ تک پہونچی ہیں۔ آؤ میں وہ تمہیں سناؤں تا کہ تمہیں بھی یہ فخر حاصل ہو کہ تم تک آنحضرت ﷺ کی یہ چالیس حدیثیں بغیر کسی جگہ اتصال کے ٹوٹنے کے اور بغیر کسی کتاب میں پڑھنے کے زبانی پہونچی ہیں۔ چنانچہ آپ نے پہلے اپنے سے آنحضرت ﷺ تک کے راوی بیان فرمائے۔ پھر وہ چالیس حدیثیں مجھے ایک ایک کر کے سنائیں اور ان کے معنی بتائے اور ان کی مختصر تفسیر فرمائی۔ پھر مجھے ان حدیثوں کے حفظ کرنے کی ہدایت کی۔ جس پر میں نے وہ حدیثیں اسی زمانہ میں یاد کر لیں اور اب میں بجا طور پر فخر کر کے کہتا ہوں کہ یہ وہ چالیس حدیثیں ہیں کہ دنیا کی کوئی کتاب بھی نہ ہو تو میں یہ حدیثیں آنحضرت ﷺ تک راویوں کا نام لے کر روایت کر سکتا ہوں۔...

یہ حدیثیں گو چہل حدیث کے نام سے چھپ چکی ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ سے آنحضرت ﷺ تک سب راوی موجود ہیں۔ مگر جو لوگ یہ حدیثیں حضرت شاہ صاحبؒ کی طرف منسوب شدہ مجموعہ سے پڑھتے ہیں وہ ان حدیثوں کے راوی نہیں کہلا سکتے جب تک کہ اُن کے اور شاہ صاحبؒ کے درمیان تمام واسطوں کے ذریعہ ان کو وہ حدیثیں نہ پہنچیں۔''

اس کے بعد حضرت میر صاحبؓ نے اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق یہ احادیث روزنامہ الفضل قادیان میں مع ترجمہ شائع کرواتے ہوئے تحریر کیا:

''جو دوست میری طرح ان حدیثوں کا راوی بننا چاہتے ہیں۔ وہ ان حدیثوں کو میرے سامنے زبانی سنا دیں تب میں اُن کے آگے یہ چالیس حدیثیں سنا کر انہیں راوی بنا دوں گا۔ اور وہ میرے واسطے سے کہہ سکیں گے کہ یہ چالیس حدیثیں ہمیں بغیر کسی کتاب کے واسطے کے ان واسطوں سے آنحضرت ﷺ سے پہنچی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان 21 دسمبر 1941ء)

اب خاکسار بھی یہاں مع سند وہ احادیث اس خواہش کے ساتھ تحریر کرتا ہے کہ احباب جماعت ان کو یاد کر کے اپنے بچوں کو سنائیں تا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق وہ ان احادیث کو یاد رکھ کر اور ان پر عمل کر کے آپؐ کی شفاعت کے وارث ہوں۔ اس عاجز نے 31 واسطوں سے نبی کریم ﷺ سے مجھ تک پہنچنے والی ان احادیث کو بیان کرتے ہوئے اہل علم کے لئے یہ اہتمام بھی کر دیا ہے کہ شروع میں اپنی سند کے 31 راوی بیان کرنے کے علاوہ جن معروف کتب میں جس راوی سے وہ بیان ہوئی ہیں اس کا ذکر بھی ساتھ کر دیا جائے۔

(1) خاکسار حافظ مظفر احمد نے بیان کیا میرے تایا عبد الرحمان صاحب فاضل مجوکہ ابن مولوی غلام رسول صاحب رضی اللہ تعالی عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ (2) اِن سے بیان کیا حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ نے (3) اِن سے بیان کیا حضرت شیخ نور الدین اعظم بھیرویؓ نے (4) انہوں نے سنا اپنے شیخ عبدالغنی مجددی مدنیؒ سے (5) انہوں نے سنا شاہ اسحاق صاحب دہلویؒ سے (6) انہوں نے سنا شاہ عبد العزیز صاحب دہلویؒ سے (7) انہوں نے سنا شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ سے (8) ان سے بیان کیا ابو طاہر مدنیؒ نے (9) انہوں نے سنا اپنے باپ ابراہیم کردیؒ سے (10) انہوں نے زین العابدینؒ سے (11) انہوں نے اپنے باپ عبدالقادرؒ سے (12) انہوں نے اپنے دادا یحییٰؒ سے (13) انہوں نے اپنے دادا مُحِبؒ نام سے (14) انہوں نے اپنے باپ کے چچا ابوالیمنؒ سے (15) انہوں نے اپنے باپ شہاب احمدؒ سے (16) انہوں نے اپنے باپ رضی الدینؒ سے (17) انہوں نے ابو القاسمؒ سے (18) انہوں نے سید ابو محمدؒ سے (19) انہوں نے اپنے والد ابو الحسنؒ سے (20) انہوں نے اپنے والد ابو طالبؒ سے (21) انہوں نے ابو علیؒ سے (22) انہوں نے اپنے والد محمد بن زاہدؒ سے (23) انہوں نے اپنے والد ابو علیؒ سے (24) انہوں نے ابو القاسمؒ سے (25) انہوں نے اپنے والد ابو محمدؒ سے (26) انہوں نے اپنے والد حسینؒ سے (27) انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادقؒ سے (28) انہوں نے اپنے والد امام محمد باقرؒ سے (29) انہوں نے اپنے والد امام زین العابدینؒ سے (30) انہوں نے اپنے والد امام حسینؓ سے (31) انہوں نے اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نوٹ: اسی سند سے یہ احادیث علامہ ابو فیض محمد بن یاسین المکی (متوفی ۱۴۱۱ ھجری) نے اپنی کتاب العجالۃ فی الاحادیث المسلسلۃ میں اوپر کے دسویں راوی حضرت زین العابدین سے آنحضرت ﷺ تک ۲۱ واسطوں سے یہی احادیث روایت کی ہیں جو ایک تائید مزید ہے۔ انہوں نے اس سند کے اس لطیف پہلو سے بھی پردہ اٹھایا ہے کہ اِس سند میں چودہ ۱۴ آباء ایک ترتیب میں اور سات آباء دوسری ترتیب میں مسلسل راوی ہیں جن میں سے اکثر راوی اہل بیت رسول ﷺ ہیں۔

چالیس احادیث مع ترجمہ

1. لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ (مسند احمد عن ابن عباس)
سنی سنائی بات دیکھنے کی طرح نہیں

2. اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ)
جنگ داؤ پیچ ہے۔

3. اَلْمُسْلِمُ مِرْآةُ الْمُسْلِمِ (ابن منیع عن ابی ہریرۃ)
مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے۔

4. اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ (جامع ترمذی عن ابی ہریرۃ)
جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہو۔

5. اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ (جامع ترمذی عن انس)
نیکی کی تحریک کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

6. اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ (طبرانی عن معاذ بن جبل)
اپنی ضروریات پر خاموشی سے مدد مانگو۔

7. اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح بخاری عن عدی بن حاتم)
آگ سے بچو خواہ نصف کھجور (کے صدقہ) سے

8. اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِلْكَافِرِ (صحیح مسلم وجامع ترمذی عن ابی ہریرۃ)
دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

9. اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ (صحیح مسلم وسنن ابو داؤد عن عمران بن حصین)
حیاء مکمل بھلائی ہے

10. عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ (کنز العمال عن علی)
مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے۔

11. لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ (صحیح مسلم وسنن ابو داؤد عن عبداللہ بن عمر)
کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

12. لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا (سنن ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)
جس نے ہم سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

13. مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهَى (مسند احمد عن ابی الدرداء)
تھوڑا اور کفایت کرنے والا (مال) اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔

14. اَلرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهِ كَالرَّاجِعِ فِيْ قَيْئِهِ (سنن نسائی عن ابن عباس)
اپنی دی ہوئی چیز واپس لینے والا اس طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے واپس لوٹائے۔

15. اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ (ابن ابی شیبہ عن ابراہیم)
(بعض دفعہ) مصیبت بات کرنے پر موقوف ہوتی ہے۔

16. اَلنَّاسُ كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ (ابن عدی عن انس)
تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں۔

17. اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃ)
دولت مندی تو دل کی دولت مندی ہے۔

18. اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهِ (صحیح مسلم وسنن ابن ماجہ عن عبداللہ بن مسعود)
سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

19. اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (سنن ابو داؤد عن ابن عباس)
بعض شعر پر حکمت اور بعض تقریریں جادو ہوتی ہیں۔

20. عَفْوُ الْمُلُوْكِ اِبْقَاءٌ لِلْمُلْكِ (الرافعی عن علی)
بادشاہوں کا معاف کر دینا ان کی سلطنت کی بقاء کا باعث ہوتا ہے۔

21. الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عبداللہ)

آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرے۔

22. ما هَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهُ (قاضی عیاض عن علی)

وہ شخص کبھی ہلاک نہیں ہوا جس نے اپنی حقیقت جان لی۔

23. الوَلَدُ لِلفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عائشة وابوهريرة)

بچہ بستر والے (یعنی عورت کے خاوند) کا ہوتا ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔

24. الْيَدُ الْعُلْيَاءِ خَيرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

(صحیح بخاری عن حکیم بن حزام)

اوپر کا ہاتھ نچلے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔

25. لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ

(جامع ترمذی وسنن ابوداؤد عن ابی هريرة)

جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرسکتا۔

26. حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ

(سنن ابوداؤد واحمد عن ابی الدرداء)

تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کردیتا ہے۔

27. جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا ، وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا (بيهقی عن ابن مسعود)

دلوں میں اپنے ساتھ احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت ڈال دی گئی ہے۔

28. التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

(سنن ابن ماجہ عن عبداللہ)

گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ نہیں کیا۔

29. الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَاهُ الْغَائِبُ (احمد عن علی)

حاضر (آدمی) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غیر حاضر نہیں دیکھتا۔

30. إِذَا جَاءَكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ (طبرانی عن جریر)

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو تم اس کی عزت کرو۔

31. اليَمِينُ الفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ

(بيهقی عن ابی هريرة)

جھوٹی قسم گھروں کو اجاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

32. مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عبداللہ بن عمرو)

جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔

33. اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عمر بن الخطاب)

اعمال نیت پر موقوف ہے۔

34. سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (بيهقی عن سهل بن سعد)

قوم کا سردار اُن کا خادم ہوتا ہے۔

35. خَيْرُ الْأُمُوْرِ اَوْسَطُهَا (ابن ابی شیبۃ وبیھقی عن مطرف)

بہترین چیز میانہ روی ہے۔

36. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ اُمَّتِي فِي بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

(سنن ابن ماجہ عن ابی هريرة)

اے اللہ میرے امت کے جمعرات کی صبح کے سفر میں برکت ڈال دے۔

37. كَادَ الفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا (بيهقی عن انس)

قریب ہے کہ غریبی کفر ہوجائے۔

38. اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی هريرة)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

39. اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ (سنن ابوداؤد واحمد عن جابر بن عبداللہ)

مجالس امانت کے ساتھ (وابستہ) ہیں۔

40. خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى (صحیح بخاری عن ابن عباس)

بہترین زادراہ تقوی ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15)

28 مئی 2004ء کے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔“ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 اگست 2004ء)

دوسری عملی عبادت اسلام میں زکوٰۃ ہے جس کے معنی کسی چیز کو پاک کرنے اور اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان مہیا کر کے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اس کے افراد کو اُوپر اٹھایا جائے۔

(چوالیس جوہر پارے مرتبہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، صفحہ 17)

زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ ایسی جمع شدہ رقوم پر ہے جن پر ایک سال ہوجائے۔ ان پر اڑھائی فی صد (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی وغیرہ قیمتی دھاتوں اور زیورات جو عام استعمال میں نہ ہوں، پر زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا نصاب کینیڈا کے لئے ساڑھے چار ہزار ڈالر ($4,500) ہے۔ اگر اتنی رقم یا اتنی مالیت کے زیورات یا قیمتی دھاتیں کسی کے پاس ایک سال تک رہیں تو ان کی مالیت پر اڑھائی فی صد (2.5%) کی شرح سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

احباب جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ زکوٰۃ چندہ جات کا متبادل نہیں ہے۔ اس لئے آپ درخواست ہے اگر آپ پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو نصاب کے مطابق زکوٰۃ ضرور ادا کریں۔

خالد محمود نعیم نیشنل سیکریٹری مال کینیڈا

بقیہ از پیراگوئے (Paraguay) میں احمدیت کا نفوذ

بلکہ مختلف دکانوں کے اندر جا کر ان کو فلائرز پیش کرتے اور اگر وہ تھوڑی سی بھی دلچسپی لیتے تو مکرم امیر صاحب جماعت کا تعارف کرواتے۔ جہاں کہیں موقع ملتا مکرم امیر صاحب جماعت کا تعارف پیش کرتے۔ اگر ایک جگہ سے چل کر دوسری جگہ پیدل جا رہے ہوتے تو راستہ میں فلائرز تقسیم کرتے جاتے۔

ایک دن ایک ٹیکسی میں بیٹھے تو مکرم امیر صاحب نے ڈرائیور کے ساتھ گفتگو شروع کی۔ ڈرائیور نے بتایا کہ اس کا نام عبدن ہے مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ میرا نام عبدل ہے۔ اس طرح سے گفتگو آگے بڑھی۔ مکرم امیر صاحب نے اس ڈرائیور کو کھانے کی دعوت دی۔ چند میٹنگز کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ پھر انہوں نے ہمیں اپنے گھر بھی دعوت دی تا کہ ان کی اہلیہ کے ساتھ بھی بات چیت کرسکیں۔ ان کی اہلیہ بھی نہایت شریف النفس خاتون ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے ان کے سامنے جماعت کی تعلیمات پیش کیں۔ اگلے دن عبدن صاحب کا فون آیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی اہلیہ بھی جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان کے نام ذیل میں ہیں:

Mr. Abdun Nuez Flecha (Age 56)

Mrs. Maria Blanca (Age 55)

مکرم امیر صاحب 26 مئی 2016 کو واپس گوئٹے مالا اور اگلے روز 27 مئی کی رات کو مکرم ڈاکٹر باطن صاحب واپس کینیڈا تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب کے ساتھ مل کر پیراگوئے کے دو بڑے شہروں میں گئے۔ وہاں جا کر ہم نے فلائرز تقسیم کئے اور وہاں کی لائبریریوں اور یونیورسٹیوں میں جماعت کی کتب پیش کیں۔ 3 جون 2016 کو مکرم مبشر احمد صاحب کینیڈا کے لئے روانہ ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اس وقت پیراگوئے میں 10 افراد جماعت میں شامل ہیں جن میں سے 8 مقامی اور 2 پاکستانی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ ان نومبائعین کو اللہ تعالیٰ ثبات قدم عطا فرمائے۔ اہالیانِ پیراگوئے کو اسلام اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مبلغین اور مربیان سلسلہ کو بلند حوصلہ اور استقامت عطا فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے، ان کی کوششوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ خلیفہ وقت کی حقیقی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی وقف عارضی کی تحریک کے لئے وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دی ہے سال میں دو ہفتہ سے لے کر چھ ہفتہ تک کا عرصہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمت دین اور کماحقہ وقف کو نبھانیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

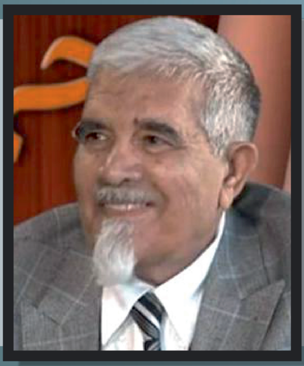

غالب خستہ کے بغیر، راجہ غالب احمد کا ذکرِ خیر

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

راجہ غالب احمد بھی گئے اور اُن کے ساتھ گورنمنٹ کالج کے قیام پاکستان کے قریب کی ادبی روایت دم توڑ گئی۔ صوفی تبسم کی سرپرستی میں گورنمنٹ کالج کے نوجوان دانشوروں کی جس جماعت نے ادبی حلقوں سے اپنا لوہا منوایا تھا اُن میں مظفر علی سیّد تھے، غالب احمد اور انور غالب تھیں۔ حنیف رامے اور شاہین حنیف رامے تھیں۔ جاوید شاہین تھے۔ اُن میں اکثر لوگ نفسیات کے لوگ تھے اور ادبی حلقوں میں ممتاز سمجھے جاتے تھے۔ غالب احمد، مظفر علی سیّد کے ساتھ ایئر فورس میں چلے گئے اور مدتوں اپنے نام کے ساتھ فلائٹ لیفٹیننٹ غالب احمد لکھتے رہے۔ حنیف رامے سیاست میں آکر خوار ہوئے اور اپنی رہی سہی آبرو بھی گنوا بیٹھے۔ غالب احمد غالباً اِس گروپ کے آخری آدمی تھے وہ بھی راہی بقا ہوئے۔

جو خاک سے بنا ہے وہ آخر کو خاک ہے

جاوید شاہین نے اپنی خودنوشت ”میرے ماہ و سال“ میں مزے لے لے کر صوفی صاحب اور اُن کے پروردہ نوجوانوں کے گروپ اور اُن کی صوفی صاحب کی سرپرستی میں ہونے والی زائد از نصاب سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے۔

ہمارا اور غالب احمد کا تعارف اُس زمانہ میں ہوا جب وہ لاہور کے سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے کنٹرولر امتحانات بن کر لاہور آگئے۔ ہمیں کسی میٹنگ میں شرکت کرنا تھی جس کی صدارت غالب احمد کر رہے تھے۔ ملاقات ہوئی تو کہنے لگے: میں بھی تعلیم الاسلام کالج کا اولڈ سٹوڈنٹ ہوں۔ پس اِس باہمی اشتراک نے ہمیں ایک دوسرے سے قریب کر دیا۔ پھر ادبی سطح پر یہ اشتراک بڑھتا گیا۔ غالب احمد سرگودھا آگئے تو ربوہ سے قربت کی وجہ سے اُن کا ربوہ آنا جانا بھی بڑھ گیا اور ہماری ملاقاتیں بھی بڑھ گئیں۔ ہمارا کالج ادبی سرگرمیوں کی وجہ سے سارے ملک میں ممتاز تھا۔ ہر مہینے بلکہ ہر ہفتے کوئی نہ کوئی ادبی تقریب برپا ہوتی رہتی۔ سرگودھا کے دیگر اُدباء کی طرح غالب احمد بھی شرکت کرتے۔

دسمبر میں جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوا کرتا تھا۔ میں اپنے گھر پر اِس موقعہ پر ایک مشاعرہ منعقد کیا کرتا تھا جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے شعراء شرکت کیا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک مشاعرہ کا واقعہ ہے کہ میری ہمشیرہ نسبتی (اب ڈاکٹر امتہ النصیر) جس کی عمر اُس وقت کوئی دس برس ہوگی بڑھ چڑھ کر مشاعرہ کے انتظامات میں حصہ لے رہی تھی کیونکہ اُس نے سنا تھا کہ غالب بھی مشاعرہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ جب شعراء اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے اور مشاعرہ شروع ہوا تو وہ دروازے سے لگ کر بیٹھ گئی اور غور سے مشاعرہ سننے لگی۔ غالب احمد کی باری آئی۔ اُس نے اُن کا کلام سنا اور پلٹ کر اپنی بہن یعنی میری بیوی سے کہنے لگی: ہائے اللہ یہ غالب نے داڑھی کیوں اُتروا دی ہے، تصویر میں تو بہت خوبصورت لگتا تھا۔ وہ غالب احمد کو مرزا غالب سمجھ بیٹھی تھی۔ ہم نے غالب احمد کو یہ بات سنائی۔ غالباً اُس کے بعد غالب احمد نے بھی داڑھی چھوڑ دی مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی!

انتظار حسین نے اپنی خودنوشت ”چراغوں کا دھواں“ میں لکھا ہے:

بھٹو صاحب ویسے تو بہت دانا و بینا تھے مگر اِسلام کا علم بلند کرتے وقت اس نکتہ کو فراموش کر گئے۔ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اقدام، جمعہ کی چھٹی، گھڑ دوڑ پر پابندی، شراب پر پابندی مگر عجب ہوا کہ ایسے کام انجام دینے کے باوجود اُن کی مسلمانی مشکوک رہی۔ ہاں یہ جو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اقدام تھا اس کا تھوڑا اثر ہماری دوستیوں پر بھی پڑا۔ میں غالب احمد کو کب سے مسلمان سمجھتا چلا آرہا تھا اچانک پتہ چلا کہ وہ تو غیر مسلم ہے۔ مجھے تو خیر جانے دو وہ ہمارے دوستوں کے حلقہ میں اسلام کے سب سے بڑے مبلغ تو اپنے شیخ صلاح الدین چلے آرہے تھے۔ اُن کے دو ہی تو محبوب موضوعات تھے، وقت کا مسئلہ اور اِسلام۔ انہوں نے اِسلام کے پیچ سے کیسا کیسا فلسفہ کشید کر کے ہمارے ذہن نشین کیا تھا مگر حیف کہ غالب احمد کی نامسلمانی ان کی نظروں سے اوجھل رہی۔ اس انکشاف کی سعادت ہمارے سیکولر رہنما ذوالفقار علی بھٹو کو حاصل ہوئی۔ خیر دوستی تو نبھانی تھی۔ کتنے زمانے سے اس یار سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اس دن میں نے سوچا آئین دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ اب جب کہ دوست مسلم سے غیر مسلم بن گیا ہے تو اس حادثے پر اس سے جا کر اظہارِ ہمدردی کیا جائے یا تعزیت کی جائے۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے میرے سوا جو دوسرا دوست غالب احمد سے تعزیت کرنے آیا تھا وہ حیات احمد خاں تھے۔

(چراغوں کا دھواں۔ صفحہ 264)

پھر انتظار حسین نے اپنی دوسری خودنوشت ”جستجو کیا ہے“ میں لکھا:

ان خوابوں نے یا اس خواب نے ان دنوں جا کر رنگ پکڑا جب میں لاہور شہر میں رچ بس چکا تھا اور چھوڑی ہوئی بستی خواب و خیال بن چکی تھی۔ ناصر کاظمی کے ساتھ جو شب و روز بسر ہوئے یہ ان کا فیض تھا۔ ان دنوں ناصر کے ساتھ، نہیں، یاروں کی پوری منڈلی کے ساتھ اس شہر میں اتنا گھوما پھرا، گلی گلی کوچہ کوچہ، سڑک سڑک، کہ یہ سمجھ بیٹھا کہ ناصر کے ساتھ میں بھی اس شہر کا روڑا بن چکا ہوں۔ سو اب اپنی چھوڑی ہوئی بستی کی گلیاں اور کوچے بھی کم کم یاد آتے تھے مگر خوابوں میں تو وہ اب زیادہ ہی آنے لگے تھے۔ شاید انہوں نے لاہور کے گلی کوچوں میں رچتا بستا دیکھ کر میرے بیدار شعور سے پسپا ہو کر میرے خوابوں میں پناہ لے لی تھی۔ شاید میرے اندر وہ چھپ کر بیٹھ گئے تھے اور مجھے نیند میں غافل پا کر مجھے یاد دلانے آتے تھے کہ نیا دیار، نئے کوچے برحق مگر ہم بھی یہیں کہیں تمہاری یادوں میں شاد آباد ہیں۔ وہ راتیں بھی خوب تھیں۔ گھومتے پھرتے رات زیادہ ہو جاتی تو کوئی کوئی یہ سوچ کہ گھر دور ہے ہمارے رات کے کسی ہم سفر کے ہمراہ اس کے گھر جا پسرتا۔ کسی ایسی ہی شبھ گھڑی میں غالب احمد میرے ٹھکانے پر آگیا۔ تنہائی میں دل کی باتیں کہنے کا موقع ملا تو میں نے یہ سوچ کر کہ غالب کا مضمون نفسیات ہے اسے اپنے خوابوں کی نوعیت بتائی۔ سوچا کہ وہ اس کی معنویت پر کچھ روشنی ڈالے گا مگر اس نے کچھ اور ہی بات کی۔۔ میرے سوال کے جواب میں اس نے ایک سوال کر ڈالا: تم نے کافکا کا ناول Castle پڑھا ہے؟

نہیں۔ میں نے کہا بس میں نے اُس کا ایک ہی ناول پڑھا ہے۔ Trial اور کچھ کہانیاں۔ اِس ناول کو پڑھ لو۔

میں نے اس مشورہ کی وضاحت چاہی تو جواب دیا کہ بس تم یہ ناول پڑھ لو۔

... پڑھا ... میں حیران کہ یہ میں ناول پڑھ رہا ہوں یا خواب دیکھ رہا ہوں۔ ارے یہ تو میں خود اپنے خوابوں کے پیچ بھٹک رہا ہوں۔

(باقی صفحہ 21)

شادی بیاہ کے متعلق دینی تعلیمات

مکرم سلطان نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ

شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو، جس میں دین زیادہ ہو۔ اس لئے یہ کہنا کہ شادی بیاہ صرف خوشی کا اظہار ہے خوشی ہے اور اپنا ذاتی ہمارا فعل ہے۔ یہ غلط ہے۔ یہ ٹھیک ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں اسلام نے یہ نہیں کہا کہ تارک الدنیا ہو جاؤ اور بالکل ایک طرف لگ جاؤ۔ لیکن اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ دنیا میں اتنے کھوئے جاؤ کہ دین کا ہوش ہی نہ رہے۔ اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ پس اسلام نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے اُن کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔''

(مشعلِ راہ، جلد پنجم، حصہ سوم، صفحہ 152-153)

نکاح کی چار ہی بنیادیں ہیں

آنحضورؐ نے رشتہ کی تلاش میں دینداری کو ترجیح دینے کی تلقین کی ہے۔ حدیث میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ

(صحیح بخاری۔ جلد ۲ کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے، لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے اللہ تیرا بھلا کرے۔

زیادہ معزز وہ ہے جو متقی ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (سورۃ الحجرات 49: 14)

ترجمہ: اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات:14) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 48-49)

اللہ تعالیٰ کے احکامات تو اصل میں معاشرے میں بھلائی اور امن پیدا کرنے کے لئے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 24؍دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت السلام، پیرس، فرانس میں فرماتے ہیں۔

''ایک روایت میں آتا ہے۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی کے معاملہ میں بیوہ اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ اور کنواری سے اجازت لی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اجازت تصور کیا جائے گا۔

(سنن الدارمی۔ کتاب النکاح۔ باب استئمار البکر والثیب)

تو وضاحت ہو گئی کہ بیوہ کا حق بہر حال فائق ہے لیکن کنواری لڑکی کے بارے میں یہ شرط ہے کہ اس کا ولی اس کے بارے میں فیصلہ کرے اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو اصل میں معاشرے میں بھلائی اور امن پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ تو بیوہ کیونکہ دنیا کے تجربے سے گزر چکی ہوتی ہے دنیا کی اونچ نیچ دیکھ چکی ہوتی ہے اور الا ماشاء اللہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کر سکتی ہے اس لئے اس کو یہ اختیار دے دیا۔ لیکن کنواری لڑکی بعض دفعہ بھول پنے میں غلط فیصلے بھی کر لیتی ہے اس لئے اس کے رشتے کا اختیار اس کے ولی کو دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو یہ حق دیا گیا کہ اگر وہ اپنے ولی یا باپ کے فیصلے سے اختلاف رکھتی ہو، اس پر راضی نہ ہو تو نظام جماعت کو بتائے اور فیصلے کروالے لیکن خود عملی قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے بھی معاشرے میں نیکی اور بھلائی کی بجائے فتنہ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بعض لڑکیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی کہ باپ فلاں رشتہ کرنا چاہتا ہے اور آپؐ نے لڑکیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔ بعض دفعہ یہ ہوا کہ لڑکی نے کہا میں نہیں چاہتی۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی طرح ایک لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہم عورتوں کو رشتوں کے معاملہ میں کوئی حق نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا بالکل ہے۔ تو اس نے کہا کہ میرا باپ میرا رشتہ فلاں بوڑھے شخص سے کرنا چاہتا ہے، یا کر رہا ہے یا کر دیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت ہے۔ لیکن اس نیک فطرت بچی نے کہا کہ میں صرف عورت کا حق قائم کرنا چاہتی تھی اپنے باپ کا دل توڑنا نہیں چاہتی۔ مجھے اپنے باپ سے بہت پیار ہے۔ میں اس رشتے پر بھی راضی ہوں لیکن حق بہر حال عورت کا قائم ہونا چاہئے اس کے لئے میں حاضر ہوئی تھی۔ پھر ایک دفعہ آپؐ نے ایک لڑکی کے باپ کا طے کیا ہوا رشتہ (جو لڑکی کی مرضی کے خلاف تھا) تڑوا دیا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا۔ اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچے کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن لڑکی کے والد نے اس کا رشتہ اس کی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضور نے اس کے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا اس کے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ مَیں نے اس کا رشتہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے کئے ہوئے رشتے کو توڑ کر بچے کے چچا یعنی عورت کے دیور سے اس کا رشتہ کر دیا۔

(مسند الامام الاعظم۔ کتاب النکاح، عدم جواز النکاح بغیر رضا المرءۃ)

اب یہاں بیوہ کا حق فائق تھا اور دوسرے عورت (لڑکی) کی مرضی بھی دیکھنی تھی۔ لیکن یہ جماعت احمدیہ میں بہرحال دیکھا

جائے گا کہ لڑکی جہاں رشتہ کر رہی ہے یا جہاں رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہرحال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔ نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں سے شادی کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہوجائے گا۔ اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اس طرح ضروری ہے جس طرح دنیا کا۔ ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کو بعضوں کو بڑا رجحان ہوتا ہے غیروں میں رشتے کرنے کا۔ اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس آزاد معاشرے میں۔ نظام کی بھی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ ایسے معاملات اب کافی زیادہ ہونے لگ گئے ہیں کہ اپنی مرضی سے غیروں میں، دوسرے مذاہب میں رشتے کرنے لگ جاتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوحاتم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص کوئی رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ و فساد پیدا ہوگا۔ سوال کرنے والے نے سوال کرنا چاہا لیکن آپؐ نے تین دفعہ یہی فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی شخص رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔

(سنن ترمذی۔ کتاب النکاح باب ماجاء جاء کم من ترضون دینہ ...)

تو آپؐ نے اس طرف توجہ دلائی کہ دیندار لڑکے سے رشتہ کرلیا کرو۔ مالی کمزوری بھی اگر ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دین پر قائم ہے تو اللہ تعالیٰ مالی حالات بھی درست فرمادے گا۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 جنوری 2005ء، صفحہ 6-7)

منگنی کے بارہ میں ہدایت

رشتہ طے کرنے کی علامت منگنی ہے۔ اس موقع پر بڑی بڑی دعوتیں اور اسراف درست نہیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ سے منگنی (نسبت) کے بارہ میں ایک روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطُبُ بَعْضُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ بَعْضٍ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: تم میں کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی تم میں سے اس عورت کو شادی کے لئے پیغام نہ دے جسے کوئی پیغام دے دیا گیا ہو اور وہ راضی ہوگئی ہو۔

(جامع ترمذی اَبْوَابُ الْبُیُوْعِ باب ماجاء فی النھی عن البیع علی بیع اخیہ)

منگنی پر مٹھائی تقسیم کرنا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"نسبتوں کی تقریب پر جو شکر وغیرہ بانٹتے ہیں۔ دراصل یہ بھی اسی غرض کے لیے ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو خبر ہو جاوے اور پیچھے کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ مگر یہ اصل مطلب مفقود ہو کر اس کی جگہ صرف رسم نے لے لی ہے اور اس میں بھی بہت سی باتیں اور پیدا کی گئی ہیں۔ پس ان کو رسم نہ قرار دیا جاوے بلکہ یہ رشتہ ناتا کو جائز کرنے کے لیے ضروری امور ہیں۔ یاد رکھو جن امور سے مخلوق کو فائدہ پہنچا ہے، شرع اس پر ہرگز زد نہیں کرتی۔ کیونکہ شرع کی خود یہ غرض ہے کہ مخلوق کو فائدہ پہنچے۔" (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 310)

منگنی کا مقصد

"منگنی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہوجاویں۔ منگنی نکاح نہیں ہے کہ اس کو توڑنا گناہ ہو۔"

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 231)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب النکاح، باب فی النظر الی المخطوبۃ)

اس اجازت کو بھی آج کل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے۔ اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں۔ دوسرے شہروں میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں، گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آ کر شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات و عادات ظاہر ہوجاتی ہیں۔ اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتہ لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔ اور اگر اچھی باتیں ہیں تو موافقت اور الفت اس رشتے کے ساتھ اور بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ یا رشتے کے پیغام کے ساتھ۔ تو ایک تعلق شادی سے پہلے ہوجائے گا۔ دوسرے لوگ بعض دفعہ ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہوگیا ہے تو اس کو تڑوانے کی کوشش کریں۔ ان کو آمنے سامنے ملنے سے موقع نہیں ملے گا۔ ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ لیکن بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں ان کو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے۔ تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط۔ نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا۔ اور اسی پر عمل ہونا چاہئے۔ اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا اور معاشرے سے فساد دور ہوگا۔"

(خطبات مسرور۔ جلد دوم، صفحہ 934-935)

شادی بیاہ کے مواقع پر خوشی کا طبعی اظہار

شادی بیاہ کے مواقع پر خوشی کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس موقع پر عمدہ اور پاکیزہ اشعار پڑھے جاسکتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ اَنْکَحَتْ عَائِشَۃُ ذَاتَ قَرَابَۃٍ لَھَا مِنَ الْاَنْصَارِ۔ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَھْدَیْتُمُ الْفَتَاۃَ؟ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَھَا مَنْ یُغَنِّیْ؟ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْھِمْ غَزَلٌ۔ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَھَا مَنْ یَقُوْلُ اَتَیْنَا کُمْ اَتَیْنَا کُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب النکاح، باب الغناء والدّف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے انصار میں سے ایک اپنے رشتہ دار کا نکاح کیا تو آنحضور ﷺ بھی وہاں تشریف لائے آپؐ نے پوچھا کیا تم نے دلہن کو روانہ کردیا لوگوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا حضرت عائشہؓ نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا انصار ایسے لوگ ہیں جو غزل پسند کرتے ہیں تو کاش تم دلہن کے ساتھ ایک شخص بھیجتے جو (گاکر) کہتا اَتَیْنَا کُمْ اَتَیْنَا کُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے اللہ تم کو اور ہم کو سلامت رکھے۔

مہندی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنالیا جائے کہ باہر سے دلہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہئے اس کے لئے ایک چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا اس موقع پر دولہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقع پر اس کے لوازمات کے طور پر پُرتکلف کھانے وغیرہ وغیرہ یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جاتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26 جون 2002ء)

ان بیہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں
اور اسے بند کردیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 15 جنوری 2010ء میں فرماتے ہیں:

"مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں۔ کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہوجاتا ہے۔ اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے اور پھر اس بات پر بھی تبصرے ہوتے ہیں کہ آج اتنے کھانے پکے اور آج اتنے کھانے پکے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو یہ کرتے ہی تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہورہا ہے یا بعض خاندان اس میں مبتلا ہوگئے ہیں۔

(باقی صفحہ 6)

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔ اگلے چند سالوں میں کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 23 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقعہ پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرمادے گا۔“

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

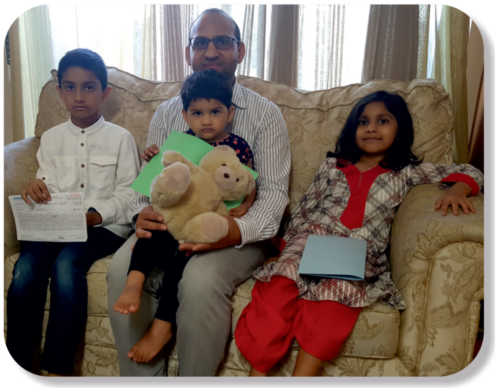

نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیاں پیش کرنے والوں کی چند جھلکیاں

سینٹرل امریکہ کے ایک ملک پیراگوئے Paraguay میں احمدیت کا نفوذ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی کوششوں سے اب تک سات ممالک یعنی سینٹرل امریکہ کے Jamaica, Beliz, Paraguay, Cayman Island اور جنوبی امریکہ کے Bolivia, Ecuador & Uruguay میں اسلام اور احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور جماعتیں قائم ہوچکی ہیں۔

حال ہی میں سینٹرل امریکہ کے دو ممالک Paraguay & Cayman Island میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا نے اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا دیا ہے اور جماعتیں قائم ہوگئی ہیں۔

Paraguay کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مکرم یوسف خان صاحب اور مکرم عطاء المنان صاحب مبلغ و مربی سلسلہ 14 اپریل 2016ء کو سینٹرل امریکہ کے ملک پیراگوئے کے دارالحکومت آسن سیون Asuncion پہنچے۔

پیراگوئے پہنچ کر انہوں نے فلائرز اور جماعت احمدیہ کے متعلق ایک تعارفی کتابچہ پرنٹ کروائے اور وہاں کے لوگوں میں تقسیم کئے۔ اسی طرح بعض یونیورسٹیوں میں بھی گئے اور جماعت کا تعارف کروایا۔

جماعت احمدیہ ایڈمنٹن کینیڈا کے صدر مکرم مبشر احمد صاحب نے انٹرنیٹ کے ذریعہ بعض مقامی لوگوں کے ساتھ رابطے قائم کئے تھے۔ انہوں نے ان لوگوں سے ملاقات کی اور جماعت کا تعارف کروایا۔

مکرم مولانا عبد الستار خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا دو دفعہ پیراگوئے کا دورہ کر چکے تھے۔ ان کے جو رابطے تھے ان سے ملنے کی کوشش کی لیکن اکثر نے یہی بتایا کہ یہاں کے مقامی مساجد کے امام ہمیں آپ لوگوں کی حقیقت کے بارہ میں آگاہ کر چکے ہیں اس لئے ہم آپ سے بات بھی نہیں کرنا چاہتے۔

ایک خاتون فاطمہ نینسی صاحبہ جو مقامی مسلمان ہیں، ان سے ملے۔ فاطمہ صاحبہ کے ساتھ جب میٹنگ ہوئی تو انہوں نے کہا کہ وہ جماعت کی اصلی تعلیمات سے آگاہ ہیں۔ وہ ہماری مدد کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ جماعت میں داخل نہیں ہونا چاہتیں۔ فاطمہ صاحبہ کے ذریعہ ایک مقامی فیملی کو ملے۔ یہ فیملی ایک ایسے گاؤں میں رہتی تھی جو ان دنوں سیلاب کی وجہ سے زیر آب تھا۔ حکومت کی طرف سے اس علاقہ کے تمام لوگوں کے لئے دار الحکومت میں عارضی کیمپ بنائے گئے تھے۔ ان لوگوں کا گاؤں شہر سے تقریباً 30 منٹ کی مسافت پر ہے۔ اس وفد نے ان لوگوں کو جماعت سے متعارف کروایا اور اگلے روز ان کو کھانے کی دعوت دی۔

پیراگوئے جانے سے پہلے اور یہاں پہنچ کر بھی وفد نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط لکھے۔ انہی دنوں میں مکرم عطاء المنعم صاحب، مبلغ و مربی سلسلہ، سے بات ہوئی جو لندن گئے ہوئے تھے اور چند دنوں میں ان کی حضور انور سے ملاقات متوقع تھی۔ وفد نے ان سے کہا کہ حضور انور کو ہمارے پیراگوئے کے دورہ کے بارہ میں بتائیں اور دعا کی درخواست کریں۔

الغرض اگلے روز جب یہ فیملی آئی تو وفد نے ان کو جماعت کے بارہ میں مزید معلومات دیں اور بعض ویڈیوز بھی دکھائیں۔ ان کا خیال تھا کہ آہستہ آہستہ چند میٹنگز میں ان کو جماعت کا مزید تعارف کروائیں گے اور جماعت کی تعلیمات پیش کریں گے۔ لیکن عجب الٰہی تصرف تھا جماعت کا تعارف اور ابتدائی تعلیمات سن کر انہوں نے خود ہی کہا کہ وہ جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان کو شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔

جس وقت ان کی اس فیملی کے ساتھ میٹنگ ہو رہی تھی اسی دوران مکرم مولانا عطاء المنعم صاحب مربی سلسلہ کا لندن سے فون آیا۔ لیکن وفد تبلیغ میں مصروف تھا اس لئے فوری بات نہ ہو سکی۔ شام کو انہوں نے مکرم عطاء المنعم صاحب کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ ملاقات کے دوران انہوں نے حضور انور سے دعا کی درخواست کی تھی اور حضور انور نے اسی وقت دعا کی تھی۔ الحمد للہ۔ خلافت احمدیہ زندہ باد!

اس فیملی میں مندرجہ ذیل افراد شامل ہیں:

Ms. Andread Pereira (Age 35)

Ms. Maria De Los Angeles (Daughter, age 17)

Ms. Andrea Milagros (Daughter, age 14)

Virgilio Aguilar (son, age 9)

Yeimy Mikeila (Daughter, age 2)

Ms. Josefina Ramirez (Step -mother, age 60)

16 مئی 2016 کی رات کو مکرم ڈاکٹر محمد عبد الباطن صاحب کینیڈا سے وقف عارضی کے لئے اور اگلے روز 17 مئی کو مکرم امیر صاحب گوئٹے مالا تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ میکسیکو کے ایک مقامی معلم، مکرم ابراہیم صاحب، تھے۔ 19 مئی کو مکرم مبشر احمد صاحب کینیڈا سے وقف عارضی کے لئے یہاں پہنچے۔

مکرم مبشر احمد صاحب گزشتہ کئی سالوں سے ساؤتھ امریکہ کے مختلف ممالک میں اپنے ذاتی اخراجات پر وقف عارضی کی توفیق پا رہے ہیں۔ کینیڈا میں آپ ایڈمنٹن جماعت کے صدر اور اب نائب امیر کینیڈا (Foreign Jama'ats) ہیں۔ ماشاء اللہ کافی محنت کے ساتھ انہوں نے ہسپانوی زبان بھی سیکھ لی ہے۔ کافی حد تک بات سمجھ جاتے ہیں اور اپنی بات بیان بھی کر سکتے ہیں۔ کینیڈا میں IT کی ایک کمپنی میں کام کرتے ہیں اور ہر سال کسی نہ کسی ملک میں وقف عارضی کے لئے جاتے ہیں۔

گزشتہ تین سالوں سے مکرم ڈاکٹر باطن صاحب نے بھی مکرم مبشر احمد صاحب کے ساتھ وقف عارضی پر جانا شروع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

جب یہ سب احباب پیراگوئے میں تشریف لائے تو اپنے ساتھ کتب بھی لائے۔ جس میں قرآن مجید کی صرف تین کاپیاں تھیں اور حضور انور کی کتاب Pathway to Peace کی صرف ایک کاپی تھی۔ اس کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل کی چند کاپیاں تھی۔ اس کے ساتھ چند چھوٹے کتابچے تھے۔ چنانچہ ان کتب اور کتابچوں پر مبنی گفٹ بیگ تیار کئے گئے اور مکرم امیر صاحب کی سربراہی میں یونیورسٹیوں اور اخباروں کے دفاتر میں تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ درج ذیل چار بڑے اخباروں نے انٹرویوز لئے۔

Ultima Hora, 5 Dias, ABC, La Nacion

اسی طرح Archbishop کے آفس بھی گئے اور جماعت کا تعارف کروایا اور چند کتب پیش کیں۔ نیشنل لائبریری میں بھی جماعت کی کتب پیش کیں اور دو یونیورسٹیوں میں بھی گئے۔ اس کے علاوہ مختلف لوگوں کو جماعت کا تعارف پیش کرنے کا موقع ملا اور کافی تعداد میں فلائرز بھی تقسیم کئے۔

مکرم امیر صاحب گوائٹے مالا کی خدا تعالیٰ کے فضل سے عمر 70 سال کے قریب ہے۔ اتنی عمر کے باوجود مکرم امیر صاحب عمومی طور سبک رفتار رہیں اور سب سے آگے ہوتے تھے۔ فلائرز تقسیم کرنے میں بھی آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

(باقی صفحہ 12)

مرتبہ :مکرم مبارک احمد قاضی صاحب

کینیڈا میں پچاس سال پہلے آنے والے مجاہدین

ترجمہ: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے قیام کو پچاس سال مکمل ہو چکے ہیں۔احمدیہ گزٹ اِن پچاس سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا نظارہ کرنے والے اُن خوش نصیبوں کے کوائف جمع کر رہا ہے جو پچاس سال قبل کینیڈا میں وارد ہوئے اور اِس ننھے پودے کی آبیاری کا کام سرانجام دیا جو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک تن آور درخت بن چکا ہے اور جس کی شاخیں سارے کینیڈا میں خدا تعالیٰ کی واحدانیت کا پیغام پہنچا رہی ہیں۔ ایسے چند مجاہدین کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے جو اب تک ہمیں موصول ہو سکا ہے۔امید ہے آپ کے تعاون سے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے تمام احباب و خواتین کے مختصر کوائف اور ایسی تصاویر جو عمدہ اور اعلیٰ ہوں مکرم قاضی مبارک احمد صاحب یا ادارہ احمدیہ گزٹ کو جلد از جلد بھجوادی جائیں تا کہ اُن کی اشاعت کا اہتمام کیا جاسکے۔ (ادارہ)

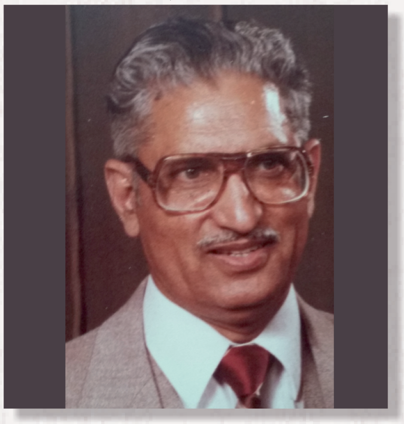

1۔ محترم عبدالطیف چوہدری صاحب اور محترمہ آمنہ چوہدری صاحبہ

عبدالطیف چوہدری صاحب نے اکتوبر 1957ء میں لاہور سے کینیڈا ہجرت اختیار کی۔آپ دسمبر 1926ء میں قادیان،انڈیا میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم عبدالرحیم چوہدری صاحب نے 1921ء میں احمدیت قبول کی، چونکہ آپ کے والد خاندان میں اکیلے احمدی تھے لہٰذا کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

1959ء میں محترمہ آمنہ چوہدری صاحبہ اپنے دو بچوں ظفر اللہ اور ریحانہ کے ہمراہ کینیڈا میں اپنے شوہر سے آن ملیں۔کینیڈا میں اُن کے ہاں تین اور بچوں فرزانہ، مبشر اور معظم کی ولادت ہوئی۔معظم نوجوانی کی عمر میں 2003ء میں وفات پا گئے۔آمنہ چوہدری صاحبہ کے والد محترم محمد ابراہیم صاحب اور والدہ محترمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ بھی 1976ء میں لاہور سے کینیڈا منتقل ہو گئیں۔ آپ کے والدین نے کینیڈا میں ہی وفات پائی اور اُن کی تدفین خصوصی انتظامات کے تحت قادیان انڈیا میں ہوئی۔

عبدالطیف چوہدری صاحب نے شروع میں ٹورانٹو میں سکونت اختیار کی اور یونیورسٹی آف ٹورانٹو میں تعلیم حاصل کی ،بعد میں آپ نے اپنی تعلیم اور ملازمت آٹواہ ،سینٹ جانز، نیو برنزوک اور مانٹریال میں جاری رکھی۔آپ نے 1973ء میں پیشہ ورانجینئر (P.Eng) کی ڈگری حاصل کی۔

عبدالطیف چوہدری صاحب نے 1973ء میں آٹواہ میں کمیونیکیشن کے محکمہ میں ملازمت اختیار کی اور 1989ء میں اپنی ریٹائرمنٹ تک وہیں خدمات بجالاتے رہے۔

اِس تمام عرصہ میں آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی سعادت پائی۔شروع کے عرصہ میں آپ ٹورانٹو کی جماعت کی تشکیل میں متحرک رہے،بعد میں آپ نے مانٹریال کی جماعت کی تشکیل میں محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کا ساتھ دیا۔

1973ء میں آپ نے آٹواہ کی جماعت کی تنظیم میں حصہ لیا اور صدر بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو کئی سال تک جماعت آٹواہ کی قیادت کی توفیق ملی۔آٹواہ کی مسجد کے لئے زمین کے حصول میں بھی آپ کی کوششیں شامل رہیں۔چوہدری صاحب کو ایک خادم کی حیثیت سے اپنی اُس ڈیوٹی پر بڑا ناز ہے جب آپ نے 1947ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہدایات پر پاکستان سے جانے والے دوسرے خدام کے ہمراہ قادیان کی حفاظت کے لئے ادا کی۔

آمنہ چوہدری صاحبہ لجنہ اماء اللہ آٹواہ کی پہلی صدر مقرر کی گئیں اور آپ 1976ء سے 1991ء تک اِس خدمت پر متعین رہیں، لمبے عرصہ تک جماعت کے اکثر اجتماعات آپ کے گھر پر ہی منعقد ہوتے رہے۔

آپ کے گھر کے افراد آٹواہ میں ہی بخیر و خوبی رہائش پذیر ہیں۔آپ کے صاحبزادے مکرم مبشر چوہدری صاحب ایم ٹی اے کے لئے جماعتی تقریبات خاص طور پر جلسہ سالانہ کی ویڈیو ریکارڈنگ میں معاون ہوتے ہیں۔

چوہدری صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ اپنی صحت اور تندرستی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

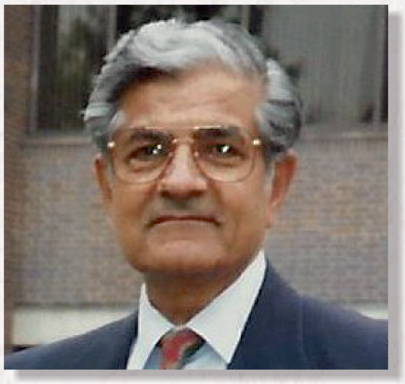

2۔محترم مظہر محمود قاضی صاحب اور محترمہ عفت سعید محمود صاحبہ

مظہر محمود قاضی صاحب 13 فروری 1926ء کو ڈیرہ دون انڈیا میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد حضرت قاضی محمد اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینئر پولیس آفیسر تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی تھے۔

مظہر محمود قاضی صاحب لاہور سے اکتوبر 1954ء میں برطانیہ سے ہوتے ہوئے بحری جہاز کے ذریعہ ہیلی فیکس ،نووا سکوشیا پہنچے۔آپ کے دیرینہ دوست اور ساتھی محترم سیّد طاہر احمد بخاری صاحب مرحوم اِس طویل سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔

آغاز میں مکرم مظہر محمود قاضی صاحب اور مکرم سید طاہر احمد بخاری صاحب مرحوم نے ٹورانٹو میں رہائش اختیار کی اور ملازمت اختیار کی۔ یہ دونوں دوست الیکٹرونک کے پیشہ میں مہارت رکھتے تھے۔

مکرم مظہر محمود صاحب کی 1958ء میں فیڈرل گورنمنٹ کے شعبہ صحت اور ویلفیئر (اب ہیلتھ کینیڈا کہلاتا ہے) میں ماہر طبیعات Physicist کی حیثیت سے تقرری ہوگئی اور آٹواہ منتقل ہو گئے۔ 32 سال تک گورنمنٹ آف کینیڈا میں خدمات بجالانے کے بعد 1989ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ اختیار کی۔

1960ء میں آپ کی شادی محترمہ عفت سعید محمود صاحبہ سے ہوئی جو جے پور انڈیا سے تشریف لائی تھیں۔آپ ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم آف جے پور انڈیا کی صاحبزادی ہیں۔آپ کے دونوں بیٹے عارف اور طارق آٹواہ میں ہی پیدا ہوئے۔

اِس تمام عرصہ میں آپ کے خاندان کا جماعت سے ہمیشہ گہرا تعلق رہا،آپ جماعتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی ترقیات کے گواہ ہیں۔آپ کا خاندان آٹواہ میں بخیر و خوبی رہائش پذیر ہے ۔ آپ کے بڑے

صاحبزادے محترم عارف محمود صاحب گورنمنٹ آف کینیڈا کے شعبہ گلوبل آفیئرز کینیڈا میں سینئر اکونومسٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ اپنی صحت اور تندرستی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

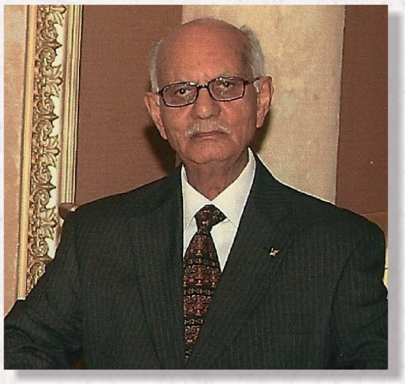

3۔محترم عمادالدین صاحب

عمادالدین صاحب 1966ء میں امریکہ سے کینیڈا منتقل ہوئے۔امریکہ میں قیام کے دوران (1961-1965) آپ نے اپنی تعلیم مکمل کی اور ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔کینیڈا میں ایک سال تک وینکور میں رہے۔ اور اس کے بعد ٹورانٹو چلے آئے اور باقی عرصہ یہیں گزارا۔

آپ 1933ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد حضرت مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام 1901ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔حضرت مولوی صاحبؓ نے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور تمام زندگی سلسلہ کے لئے قانونی مشیر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔

عمادالدین صاحب نے 1967ء میں اونٹاریو میں وزارت ماحولیات میں ملازمت شروع کی اور 1997ء میں ریٹائر ہوئے۔ 1971ء میں آپ کی شادی محترمہ نصیرہ عمادالدین صاحبہ سے عمل میں آئی۔لمبے عرصہ تک یہ خاندان سکاربرو میں رہائش پذیر رہا۔آپ کے دو بچوں میں سے بیٹی لبنیٰ ڈیلاس،امریکہ میں اور بیٹا آصف ٹورانٹو میں مقیم ہے۔

آپ کا خاندان ہمیشہ سے جماعتی پروگراموں اور سرگرمیوں میں فعّال رہے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ٹورانٹو سمیت سارے کینیڈا میں بسنے والے اِس چھوٹی سی جماعت کی عظیم الشان ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور انعاموں کے گواہ ہیں۔

عمادالدین صاحب اور اُن کی اہلیہ تمام افرادِ جماعت سے اپنی صحت وسلامتی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

4۔محترم جمیل احمد سعید صاحب

جمیل احمد سعید صاحب ستمبر 1966ء میں کراچی سے کینیڈا منتقل ہوئے۔آپ یکم جنوری 1939ء کو راوتیانی،صوبہ سندھ کے ضلع سانگھڑ میں پیدا ہوئے،آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری سعید احمد تھا۔کچھ ماہ بعد آپ کی اہلیہ محترمہ مسرت سعید صاحبہ اپنے دو بچوں نبیلہ اور ناصر کے ہمراہ کینیڈا میں اپنے شوہر سے آملیں۔ آپ کا دوسرا بیٹا عامر 1968ء میں کینیڈا میں پیدا ہوا۔

جمیل سعید صاحب نے شروع میں ہملٹن اونٹاریو میں ملازمت اختیار کی لیکن چند ہی سالوں کے بعد اُسی کمپنی میں بریمپٹن منتقل ہوگئے اور 39 سال تک اُسی کمپنی کے ساتھ منسلک رہے۔ 2004ء میں آپ لیڈ میکینک کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔

آپ لمبے عرصہ تک مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔آپ نے بریمپٹن جماعت کے صدر کی حیثیت سے کئی سال کام کیا۔اِس کے بعد تین سال تک آپ نے نیشنل سیکرٹری آڈیو ویڈیو کی ذمہ داری سنبھالے رکھی۔

1985ء میں جب مسجد کی تعمیر کے لئے کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو جمیل سعید صاحب کو اُس کا ممبر مقرر کیا گیا،اس کمیٹی نے میپل اونٹاریو میں 25 ایکڑ زمین خریدنے کی سفارش کی جس پر خوبصورت مسجد بیت الاسلام کی تعمیر عمل میں آئی۔

آج کل آپ مارکھم اونٹاریو میں رہائش پذیر ہیں اور آپ کے بچے ٹورنٹو کے مختلف علاقوں میں سکونت پذیر ہیں۔

قبولیت دعا کے راز

مکرم رشیدالدین خاں صاحب آف وینکوور نے ایک کتاب’’ قبولیت دعا کے راز‘‘ مرتب کی ہے۔قرآن کریم اور دعا سے محبت بڑھانے کا یہ ایک عمدہ نسخہ ہے۔اس کے لئے انہوں نے’’ صدقہ جاریہ‘‘ کے نام سے ایک ویب سائٹ تیار کی ہے جو درج ذیل ہے۔

hhttps://sites.google.com/site/sadkajariabyrashiduddinkhan/home

احباب سے درخواست ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

بقیہ از غالب خستہ کے بغیر، راجہ غالب احمد کا ذکرِ خیر

غالب ادب کے میدان میں اتنے مصروف نہیں رہے جتنی اُن کی بیگم انور غالب رہیں۔انور نثری نظم کی جدید ترین صنفِ سخن کی ایک لحاظ سے بانی تھیں۔غالب خود بھی پختہ کار غزل گو تھے مگر اُن کا رُجحان بھی چھپنے کی طرف نہیں تھا۔ہاں غالب احمد کی ادبی بصیرت کا ایک منظر میرا آنکھوں دیکھا ہے۔ڈاکٹر وزیر آغا کی کتاب ’’تخلیقی عمل‘‘ چھپی تو ادبی حلقوں میں دھوم مچ گئی مگر کہیں کہیں سے اس کتاب کے مندرجات پر تنقید و تنقیص کی آوازیں بھی اُٹھیں۔ کشور ناہید نے اپنے دولت خانہ پر ایک ادبی مکالمہ کا اہتمام کیا۔ آغا صاحب سرگودھا سے پروفیسر غلام جیلانی اصغر کو اور ربوہ سے مجھ جیسے ہیچمدان کو لے کر لاہور آئے اور ہم کشور ناہید کے ہاں حاضر ہوئے۔کشور ناہید نے لاہور سے جناب جیلانی کامران اور غالب احمد کو مدعو کر رکھا تھا۔ایسی مکالماتی نشست میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھی جس میں مدعوئین نے ایک دوسرے کے نظریات اور خیالات پورے تحمل اور بردباری سے سنے ہوں اور حقیقت کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی ہو۔ چار پانچ گھنٹے تک یہ نشست جاری رہی۔غالباً کشور ناہید نے اسے ریکارڈ بھی کیا تھا۔شاید اس کی روداد کہیں چھپی بھی ہو مگر میرے علم میں نہیں۔اس نشست میں غالب احمد نے جس بالغ نظری سے کتاب کے مالہ اور ماعلیہ پر بحث کی تھی وہ ادب میں یادگار رہنے والی چیز ہے۔اِس نشست میں شامل ہونے والے ہر ایک شخص نے غالب احمد کو داد دی تھی اور وہ حسبِ طبیعت سر جھکائے بیٹھے رہے۔

غالب احمد سرگودھا بورڈ کے چیئرمین بنے اور وہاں سے ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین بن کر لاہور آ گئے۔ پھر جائنٹ سیکرٹری ایجوکیشن کی حیثیت میں کام کرتے رہے اور وہیں سے وظیفہ یاب ہوئے۔ وظیفہ یابی کے بعد سارا وقت جماعت احمدیہ لاہور کے ترجمان رہے۔مئی 2010ء کے حادثہ کے بعد جس میں لاہور کی احمدیہ مساجد پر حملہ کر کے 86 احمدیوں کو شہید کیا گیا تھا،یہ کام بڑی ذمہ داری کا تھا اور راجہ غالب احمد نے اس کام کو خوب نبھایا۔پچھلے دو تین برسوں سے اُن کی طبیعت ناساز تھی،خاص طور سے انور غالب کی وفات کے بعد تو بہت ہی اُداس اور پریشان رہنے لگے تھے۔ لاہور میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے۔آمین۔

تصحیح

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مئی 2016ء کے شمارہ میں مکرم مولانا برہان احمد ظفر صاحب کا ایک مضمون ’’خلافت کی ضرورت واہمیت اور برکات‘‘ شائع ہوا تھا۔لاعلمی کی وجہ سے ان کے نام کے ساتھ ’ناظر نشرواشاعت قادیان‘ لکھا گیا تھا۔جب کہ وہ کافی عرصہ سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔قارئین سے درخواست ہے اصلاح فرمالیں۔

ٹورانٹو اور گردونواح میں جلسہ ہائے یومِ خلافت

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ساری اسلامی دنیا میں جماعت احمدیہ مسلمہ کو ہی خلافت کی نعمت عطا کی گئی ہے اور صرف اِس جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اِسلام کے اِس دائمی نظام سے برکتیں حاصل کرسکے۔ نورِخلافت کا یہ لازوال چشمہ 108 سال سے رواں دواں ہے اور سال بہ سال اِس شجرہ طیبہ کی جڑیں زمین میں گہری سے گہری ہوتی چلی جاتی ہیں اور اِس کی شاخیں آسمان کو چھورہی ہیں۔ ساری دنیا میں جماعت کے فدائی ہر سال 27 مئی کو حمد وشکر کے ساتھ تجدید وفا کے ترانے گاتے ہوئے نظام خلافت کے ایک نئے سال میں داخل ہوتے ہیں۔

ٹورنٹو اور اُس کے گردونواح کی جماعتیں اپنی مساجد اور مراکز نماز میں یوم خلافت کے انعقاد کے لئے خصوصی تقریبات کا اہتمام کرتی ہیں۔ اِن تقریبات کی چند رپورٹیں ذیل میں پیش کی جارہی ہیں:

جلسہ یومِ خلافت ۔ وان امارت

وان امارت کی جماعتوں نے یومِ خلافت کی تقریب بروز جمعرات 26 مئی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں منعقد کی۔ جلسہ کے انعقاد کے لئے ایک ماہ قبل اس کے لئے تیاری شروع کردی گئی تھی۔ وان امارت کے پانچ حلقہ جات سے تلاوت، نظم اور تقاریر انگریزی اور اُردو کے لئے خاص طور پر خدام اور اطفال کو ٹریننگ دی گئی۔ مسجد کو رنگ برنگی جھنڈیوں، بینرز اور خوبصورت سٹیج سے سجایا گیا تھا۔

اس جلسہ کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

تلاوت قرآنِ کریم مکرم حافظ زریاب احمد صاحب، حلقہ میپل نے کی اُردو ترجمہ مکرم چوہدری محمد انور صاحب حلقہ میپل اور انگریزی ترجمہ مکرم ابرار مسعود مہار صاحب حلقہ وان ایسٹ نے پیش کیا۔

تعارفی کلمات

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں یومِ خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اس دن کی اہمیت اور جماعت احمدیہ اس دن کو کیوں اتنے جوش وخروش سے مناتی ہے کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا۔

آپ کے خطاب کے بعد مکرم شرجیل کاشف بابر صاحب، وان ساؤتھ نے خلافت سے متعلق مشہور نظم ''خلافت ہے انعام آسمانی'' خوش الحانی سے پڑھی اور اس نظم کا انگریزی ترجمہ مکرم احسام احمد حارث صاحب، وان ایسٹ حلقہ نے پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ قرآن

مکرم عبدالنور عابد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق قرآن کے عنوان پر اُردو میں تقریر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے مختلف ایمان افروز واقعات سے آپؓ کا قرآن کریم سے والہانہ عشق پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارا سارا دن قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور خدمت قرآن کریم میں مشغول رہتے تھے اور یہ سلسلہ آپؓ کی زندگی کی آخری سانس تک جاری رہا۔ اس خطاب کا رواں انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: چند ایمان افروز واقعات

مکرم منیر الحق شاہد صاحب وان ایسٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق بچپن کی اپنے ابا جان مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم کے ساتھ ملاقاتوں کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے یہ واقعات اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں پیش فرمائے۔

آڈیو سیر روحانی

ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک عظیم الشان خطاب سیر روحانی کے ایک حصہ کی آڈیو (''اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو۔۔۔) سنائی گئی۔ جس سے احباب جماعت میں جوش وخروش کی لہر دوڑ گئی۔

ترانہ ''خلیفہ کے ہم ہیں، خلیفہ ہمارا''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آڈیو کے بعد مشہور ترانہ کے چند اشعار مکرم رضا رحمان درد صاحب وان ایسٹ اور مکرم عادل منصور صاحب ووڈ برج حلقہ نے مل کر پڑھے۔ ترانہ پڑھنے کا انداز بہت پسند کیا گیا۔ ترانہ کا انگریزی ترجمہ مکرم زبیر افضل صاحب ووڈ برج حلقہ نے پیش کیا۔

خلافت اور رسالہ الوصیت

جلسہ کی آخری تقریر مکرم انصر رضا صاحب، واقف زندگی، وان جماعت نے خلافت اور رسالہ الوصیت کے موضوع پر پیش کی۔ یہ تقریر انگریزی میں مدلل طریق پر پیش کی گئی۔ مکرم انصر رضا صاحب نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں واضح طور پر دوسری قدرت کے ظہور کا ذکر فرمایا اور جماعت کو خوشخبری دی کہ میری وفات کے بعد خلافت اپنی تمام برکات کے ساتھ جماعت کے ساتھ تا قیامت جاری رہے گی۔ آپ نے احباب جماعت کو خلافت سے مضبوط اور مستحکم تعلق قائم رکھنے کی تلقین کی اور خلیفۂ وقت کے تمام احکام پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی خطاب

جلسہ کے آخر پر محترم امیر صاحب نے ایک بار پھر اپنے خطاب میں خلافت علیٰ منہاج نبوت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سننے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

اس کے بعد چند اعلانات ہوئے اور دعا کے ساتھ اس جلسہ کا کامیابی کے ساتھ اختتام ہوا۔ جلسہ میں آٹھ سو سے زائد احباب و خواتین نے شرکت کی۔ یہ تقریب دو گھنٹہ تک جاری رہی اور مقررہ وقت پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اور بعد ازاں احباب کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

رپورٹ: محمد زبیر منگلا، سیکرٹری تربیت وان امارت

جلسہ یومِ خلافت ۔ پیس ولیج امارت

27 مئی کی شام پیس ولیج امارت کی جماعتوں نے یوم خلافت

کی تقریب کے لئے مسجد بیت الاسلام کے مرکزی ہال کی تزئین و آرائش مکمل کر لی نماز عصر کے بعد 7 بج کر 10 منٹ پر تقریب کا آغاز مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قران کریم نصیر احمد صاحب نے پیش کی ۔آیات کا اردو ترجمہ شہیر احمد صاحب اور انگریزی ترجمہ باسل تشنہ صاحب نے پیش کیا۔مکرم محمد عبداللہ صاحب نے صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے شعری کلام سے چند اشعار ترنم سے سُنائے۔

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
رہے گا خلافت کا پیغام جاری

اشعار کا انگریزی ترجمہ مرزا شہریار صاحب نے پیش کیا۔

مقام خلافت

اجلاس کی پہلی تقریر صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا مکرم شاہد منصور صاحب نے مقام خلافت کے موضوع پر کی۔آپ نے خطاب کے آغاز میں سورۃ النور کی آیت 54 کی تلاوت اور تفسیر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات سے انحراف کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں ظلم و بربریت کا بازار گرم ہے۔دہشت گردی اپنے انتہاء کو پہنچ چکی ہے۔جب کہ مغربی طاقتیں نتائج کی پرواہ کئے بغیر اقتدار کی ہوس میں اِن حالات کا فائدہ اُٹھانے میں مصروف ہیں۔یہاں شمالی امریکہ میں معاشی افراط کے باعث دنیاوی لالچ، غرضیکہ ہر میدان میں مقابلہ کی جنگ جاری ہے۔اور خدا تعالیٰ سے دوری کا احساس بڑھتا جارہا ہے۔عدل و انصاف اور امن ناپید ہوتا جارہا ہے۔بدقسمتی سے ہماری جماعت کے بعض لوگ بھی اِس ماحول سے متاثر ہو رہے ہیں۔سچ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق قائم کئے بغیر، قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کئے بغیر، آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر قدم مارے بغیر حقیقی امن کا حصول ناممکن ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آج کے دور میں اسلام کی سچی تعلیم خلافت احمدیت سے وابستہ ہو چکی ہے۔خدائی تائید خلافت کے ساتھ ہے آپ نے فرمایا کہ خلافت سے تعلق قائم کئے بغیر خدا تعالیٰ سے قربت کا تعلق ناممکن ہے۔آپ نے خلافت سے قربت کے چند ایمان افروز واقعات سُنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات سے مقام خلافت کے موضوع پر ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا۔

خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ برکات خلافت سمیٹنے کا طریقہ صرف اطاعت میں پنہاں ہے۔مادی دنیا کی چمک دمک اور خدا تعالیٰ سے دوری امن کی راہ میں ہمیشہ رکاوٹ رہیں گی۔خلیفہ وقت کے ارشادات مشعل راہ کا کام کرتے ہیں۔خلیفہ وقت جہاں جاتے ہیں وہاں امن کے فوارے پھوٹنے لگتے ہیں۔آپ کا انگریزی خطاب 15 منٹ تک جاری رہا۔

قدرتِ اولیٰ۔تخم ریزی،قدرتِ ثانیہ۔تکمیل

اجلاس کی دوسری تقریر جامعہ کینیڈا کے پروفیسر مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب نے کی۔آپ نے اپنے مضمون کا آغاز سورۃ التوبہ کی آیت 32 کی تلاوت سے کیا۔آپ نے کہا کہ دسمبر 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''رسالہ الوصیّت'' شائع ہوئی تو احباب میں تشویش کی لہر دوڑ گئی اور محبت کے جوش سے احباب قادیان کی طرف لپکے۔چنانچہ جنوری 1906ء میں ایک خادم قادیان پہنچے اور عرض کی حضور آپؑ کی وفات کے متعلق الہامات پڑھ کر طبیعت بہت اُداس ہوئی اور رونے لگ گئے،حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ وقت تمام انبیاء کے متابعین کو دیکھنا پڑتا ہے اور اِس میں ایک نشان خدا تعالیٰ دکھاتا ہے نبی کی وفات کے بعد اِس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ یہ سلسلہ دراصل خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔بعض نادان لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں کہ یہ ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اور دوکاندار ہے کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل پڑی لیکن اِس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جاوے گا۔تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے اور اُس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے آنحضور ﷺ کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا تب خدا تعالیٰ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُٹھایا اور تمام کاروبار اُسی طرح جاری رہا۔اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اُس وقت اُدھورا رہ جاتا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے۔مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہی وہ مضمون ہے جو رسالہ الوصیّت میں ہمیں ملتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو قدرتوں کا ذکر فرمایا ہے،قدرت اولیٰ یعنی نبوت جس کے ذریعہ تخم ریزی ہو جاتی ہے اور نبی کی وفات کے بعد وہ پیش گوئیاں یا وہ الہام جو ابھی پورے نہیں ہوئے ہوتے یا وہ منصوبے جو نبی نے شروع کئے ہوتے ہیں وہ بھی ابھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچے ہوتے اُس کے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری قدرت ظاہر کرتا ہے اور حضورؑ نے مثال دے واضح فرمادیا کہ قدرت ثانیہ کیا ہے۔1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف ''ازالہ اوہام'' میں بھی اِس موضوع پر روشنی ڈالی اور اشارہ فرمایا، آپ نے کتاب سے اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ باتیں من و عن پوری ہوئیں۔مخالفین کے جشن دھرے کے دھرے رہ گئے۔اور اللہ تعالیٰ نے وفات کے موقع پر ہی خلافت کا قیام کر کے اُن سارے الہامات اُن ساری پیش گوئیوں اور اُن سارے منصوبوں کی تکمیل کے سامان پیدا کر دیئے۔آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بہت بڑا اور وسیع مضمون ہے لہٰذا چند مثالیں دیتے ہوئے آپ نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔آپ کا خطاب اردو میں تھا جو 25 منٹ جاری رہا ،خطاب کا انگریزی ترجمہ بھی سُنایا گیا۔

آسمانی خلافت کے سُنہری نشان

مولانا امتیاز احمد سراء مشنری آٹوا نے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے خلیفہ کے معانی تفصیل سے پیش کئے اور اسلامی دنیا کے مختلف ادوار میں خلافت کے نظام کی ناکامی کے اسباب بیان کئے۔آپ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ خلافت کا قیام زمینی ذرائع سے ممکن نہیں۔خلافت کا استحکام صرف اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے ممکن ہے۔اور قرآن کریم میں واضح طور پر آسمانی خلافت کے قیام کے اصول بیان کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ یہ کام انسانی تصرّف سے باہر ہے۔حقیقی نظام خلافت خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔مولانا صاحب نے احادیث نبویؐ کا حوالہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے آنے والے وقتوں میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی خوشخبری اپنی اُمّت کو دی۔یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تھا کہ اسلام کی اشاعت اور آنحضرت ﷺ کی پاک تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو کھڑا کیا اور اُن کی بظاہر کمزور جماعت کو آسمانی خلافت کا پاسدار ٹھہرایا گیا۔اور اُس کی راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو بُری طرح ناکام بنا دیا۔اور آج خلافت احمدیت کا پرچم دنیا میں اپنی پوری آب وتاب سے لہرا رہا ہے۔آپ نے خلفائے احمدیت کے فرمودہ خطبات کے چند اقتباسات سے اپنے خطاب کو ختم کیا۔آپ کی تقریر انگریزی میں تھی۔یہ خطاب 25 منٹ تک جاری رہا۔

اختتامی خطاب اور ترانہ خلافت

8 بج کر 55 منٹ پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا کے مختصر اختتامی کلمات سے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

نماز مغرب میں چونکہ ابھی وقت باقی تھا لہٰذا جامعہ کینیڈا کے طلبا کو ترانہ خلافت پڑھنے کے کہا گیا۔

اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی،حاضری تیرہ سو سے زائد تھی۔احباب جماعت کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(نمائندہ خصوصی:محمد اکرم یوسف)

جلسہ یومِ خلافت۔ٹورانٹو امارت

ٹورانٹو امارت کی جماعتوں نے 28 مئی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔مکرم فرحت ناصر صاحب مقامی امیر ٹورانٹو نے جلسہ کی صدارت کی۔اسٹیج پر اُن کے ہمراہ مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری انچارج پیل ریجن اور مقامی نائب اُمراء محترم بریگیڈیئر عبدالغفور احسان صاحب اور محترم ونگ کمانڈر رامجد احمد صاحب تشریف رکھتے تھے۔

اِس جلسہ میں ایک ہزار کے لگ بھگ احباب و خواتین ، ناصرات اور اطفال شریک تھے۔

پروگرام کے مطابق جلسہ کا آغاز سوا سات بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔حلقہ سکاربرو کے مکرم ندیم احمد صاحب نے سورۃ النور کی آیات 55 تا 58 کی تلاوت کی ۔ ان آیات کا اردو اور انگریزی ترجمہ حلقہ ایمری ولیج کے مکرم مبارک احمد خالد صاحب نے پیش کیا۔

(باقی صفحہ 28)

وان امارت میں جلسہ یوم خلافت کی چند جھلکیاں

ٹورانٹو امارت میں جلسہ یوم خلافت کی چند جھلکیاں

پیس ولیج امارت میں جلسہ یوم خلافت کی چند جھلکیاں

ٹورانٹو میں نمازِ عیدالفطر

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

کینیڈا میں عید الفطر کی نماز کا سب سے بڑا اجتماع بدھ 6 جولائی 2016ء انٹرنیشنل سنٹر کے ہال نمبر 1 میں منعقد ہوا۔ جس میں ٹورانٹو، مسس ساگا، بریمپٹن، سکاربرو اور مارکھم کی جماعتوں نے نماز عید ادا کی۔ نماز کا وقت دس بجے صبح مقرر کیا گیا تھا۔

ہال نمبر 1 کو عیدگاہ کی شکل دینے کے لئے خدام احمدیت ایک روز پہلے ہی سے مصروف تھے اور رات گئے تک کام کر کے نماز کی صفیں اور کرسیوں کی ترتیب، آڈیو ویڈیو سسٹم کی تنصیب، پردے، سکیورٹی اور پارکنگ کے انتظامات غرضیکہ تمام اہم امور کے بارے میں اطمینان کر چکے تھے۔

عید کے روز صبح نو بجے پارکنگ اور سکیورٹی پر مقرر خدام مسکراتے چہروں کے ساتھ نمازیوں کے خیر مقدم کے لئے تیار کھڑے تھے۔ تکبیرات کا ورد کرتے ہوئے احباب اگلی صفوں میں اپنی جگہ بنا رہے تھے۔ دس بجے جب صفیں درست کروائی جا رہی تھیں تو عیدگاہ مکمل طور پر بھر چکی تھی۔ دس بجکر سات منٹ پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی امامت میں نماز عید ادا کی گئی۔

خطبہ عید الفطر

نماز عید کے بعد دس بج کر سترہ منٹ پر محترم امیر صاحب نے خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ عید الفطر کے موقع پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکر بجالاتے ہیں کہ اُس نے ہمیں رمضان کے روزے رکھنے اور مختلف عبادات ادا کرنے کی توفیق بخشی تا کہ ہم اُس کا قرب حاصل کر سکیں، لیکن ماہِ رمضان کا حقیقی فائدہ صرف اُس صورت میں ہوگا جب ہم سارا سال اِن نیکیوں پر قائم رہیں اور عید کا دن ہمارے لئے واقعی ایک خوشی کا دن بن جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا کہ عیدین کے مواقع پر یہ تکبیرات کثرت سے دُوہرایا کرتے تھے، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الہ الا اللّٰہ، واللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد

آپ نے فرمایا کہ ہمیں اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیوں آنحضرت ﷺ اِس خوشی کے موقع پر یہ تکبیرات دُوہرایا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ ایک مومن کی سب سے بڑی خوشی اُس کے پروردگار کی یاد میں ہے اور مومن کی کوئی خوشی اپنے پروردگار کی کبریائی اور حمد کے ذکر کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ یہ عید کا دن ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد اور کبریائی بیان کر کے لذت اُٹھانے میں ہے، ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا سب سے بڑا فرض یہ بنتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور اُس کی عظمت جس طرح اپنے دلوں میں نقش کر چکے ہیں اُسی طرح یہ نقش دنیا کے ہر انسان کے دل میں بٹھانے کی کوشش کریں ہماری حقیقی عید اُس وقت ہوگی جب دنیا کا ہر انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کا قائل ہو جائے گا اور ہمارے آقا نبی کریم ﷺ کے جھنڈے تلے آچکا ہوگا۔ اس لئے عید کے موقع پر ہماری توجہ بار بار اِس طرف جانی چاہیئے کہ ہمیں اِس حقیقی خوشی کو حاصل کرنے لے لئے جو ذرائع بھی میسر ہیں اُنہیں اختیار کریں تا کہ جلد سے جلد دنیا کا ہر انسان حضرت رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنے والا بن جائے۔

دنیا کی بے چینی اور ابتری اور خاص طور پر مسلم ممالک کی طرف توجہ دلاتے ہوئے محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ خشکی اور تری دونوں پر ایک فساد برپا ہے یعنی جو لوگ مذہب پر ایمان رکھتے ہیں وہ بھی مذہب سے دور جا چکے ہیں اور جو لادین ہیں وہ بھی عام اخلاقیات کو چھوڑ کر تباہی کے کنارے پر جا چکے ہیں۔ اِس تباہی سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ اِس ساری ابتری کی بنیاد ہماری نظر میں خدا سے دوری میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اِس زمانہ میں اپنے مامور کو بھیج کر اپنی ذات سے قربت کا سامان پیدا کیا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ خود مسلم اُمہ نے اُس مامور کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور اِس کے نتیجہ میں وہ اِس ابتری کا شکار ہو گئے ہیں۔ آپ نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ اُن کی آنکھیں کھولے اور وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ ماہِ رمضان میں ابتری کا جو مظاہرہ دیکھنے میں آیا وہ انتہائی بھیانک اور افسوسناک ہے، ماہِ رمضان جو اضافی عبادتوں کا مہینہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے زیادہ سے زیادہ مبارک مواقع فراہم کرتا ہے اُس بابرکت مہینہ میں مسلمان ہی مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کر رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی آرام گاہ اور مسجد نبویؐ جیسے متبرک مقامات پر دہشت گردی کی گئی ہے۔ ایسے لوگوں کا تعلق کسی بھی گروہ سے ہو لیکن اسلام سے نہیں ہوسکتا۔ اسلام نے انسانی جان کو بے حد عظمت دی ہے اور اُس کا ضیاع ایک خوفناک جرم قرار دیا گیا ہے۔ ایسے حالات میں عید مناتے ہوئے ہمارا دل اُن بچوں کی طرف جانا چاہیے جو یتیم ہو گئے ہیں اُن ماؤں کی طرف جانا چاہیے جن کی گودیں اُجاڑ دی گئیں ہیں۔

محترم امیر صاحب نے اُن کے حق میں دُعا کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کو حقیقی اسلام کی طرف متوجہ کرنے کا ایک طریقہ مساجد کی تعمیر ہے۔ خدا کی طرف بلانے کا ایک موثر پیغام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مساجد کی تعمیر کو بہت اہمیت دی ہے اور تبلیغ کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

محترم امیر صاحب نے خطبہ کے آخر میں مساجد کی تعمیر کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے خطبات سے اقتباسات پیش کئے اور کینیڈا میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے مالی قربانی کی تحریک بھی کی آپ نے فرمایا کہ عید کا قربانی سے گہرا تعلق ہے۔

10 بج کر 45 منٹ پر خطبہ ثانیہ کے بعد آپ نے دُعا کروائی اور احباب جماعت کو عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔ جس کے بعد روایتی انداز میں عید ملنے کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ نماز عید کے اِس اجتماع میں 8000 احباب و خواتین شامل ہوئے۔

CTV نے اپنے پروگراموں میں تقریب کی جھلکیاں اور انٹرویو پیش کئے، جنہیں ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور سُنا۔

وان میں نماز عید الفطر

عید الفطر کا دوسرا بڑا اجتماع جماعت احمدیہ کینیڈا کی مرکزی مسجد بیت الاسلام میں منعقد ہوا۔ جہاں صبح دس بجے نماز عید ادا کی گئی۔ بعدہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیرؔ صاحب خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور فاتحہ کے بعد سورۃ بقرۃ کی آیت 184 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان کیا۔ مکرم مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک کے ایام میں نمازوں، تراویح، درس القرآن میں شمولیت، قرآن کریم کی تلاوت اور دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دی ہے۔ اسی طرح صدقہ و خیرات میں بھی حصہ لیا ہے۔ ہمیں آئندہ دنوں میں بھی ان نیک اعمال کو جاری وساری رکھنا چاہیئے۔

رمضان المبارک ہمیں عبادت و ریاضت، صبر و تحمل، ایثار اور قربانی کا عظیم درس دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اگلے چند سالوں میں کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

(باقی صفحہ 28)

انٹرنیشنل سینٹر میں نمازعیدالفطر کی چند جھلکیاں

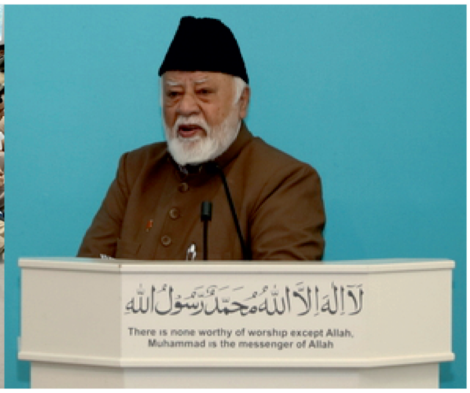

مسجد بیت الاسلام میں نمازعیدالفطر کی چند جھلکیاں

قونصل جنرل آف پاکستان
جناب ڈاکٹر اصغر علی گولو صاحب کے لئے الوداعیہ تقریب

مکرم محمد آصف منہاس صاحب

ٹورانٹو کے نہایت پُرخلوص اور شریف النفس قونصل جنرل آف پاکستان جناب ڈاکٹر اصغر علی گولو صاحب اپنی ٹورانٹو میں ذمہ داریوں کی تکمیل کے بعد بطور ہائی کمشنر ایتھوپیا جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کے اعزاز میں ایک الوداعیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ یہ تقریب 13 جولائی 2016ء بروز منگل جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوان طاہر کے ملٹی پرپز ہال میں منعقد ہوئی۔

اس پروگرام میں ممبر پارلیمنٹ محترمہ سلمٰی زاہد، ممبر پارلیمنٹ محترمہ اقراء خالد، ممبر پارلیمنٹ Mr Rob Oliphant، قونصل جنرل آف انڈیا مسٹر دنیش بھاٹیہ، قونصل جنرل آف گھانا Mr. John Bosco، قونصل جنرل آف ایکوائیڈر Mr. Rolando Vera، ڈپٹی قونصل جنرل آف پاکستان محترمہ خدیجہ حیات، وزیر اعلیٰ اونٹاریو کے کمیونٹی ایڈوائزر جناب مظہر شفیق، وزارت زراعت اونٹاریو کے جناب اطہر شاہ، مقتول گورنر پنجاب (پاکستان) جناب سلمان تاثیر کے صاحبزادے شان تاثیر، ممتاز بزنس مین جناب حفیظ خان اور کینیڈا پاکستان بزنس کونسل کے صدر جناب سمیر دوسل سمیت دوسرے مہمانوں نے شرکت کی۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی و اردو ترجمہ سے ہوا جو مکرم اعزاز خان صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد ممبران پارلیمنٹ اور قونصل جنرلز نے ڈاکٹر گولو صاحب سے متعلق اپنے مختصر خوشگوار تاثرات بیان کئے اور آج کی دعوت کے لئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد آصف منہاس صاحب نے خوبصورت اشعار سے مزین مختصر خطاب کیا اور جناب گولو صاحب کی بے لوث شخصیت اور جماعت احمدیہ کینیڈا سے ان کے تعلق کے بارہ میں حاضرین کو آگاہ کیا کہ کس طرح جناب گولو صاحب مہینہ میں ایک آدھ دفعہ خود مل کر چائے نوشی کے لئے پیغام بھیجتے اور محترم امیر صاحب سے ملنے آجایا کرتے تھے۔ اس موقع پر باہمی دلچسپی کے معاملات پر تبادلہ خیالات ہوتا۔ انہوں نے بتایا کہ جب بھی قونصلیٹ کوئی پروگرام کرتی تو گولو صاحب اس میں ہمیں بڑی محبت اور عزت و اکرام کے ساتھ مدعو کرتے۔

محترم امیر صاحب کینیڈا نے اپنے مختصر خطاب میں بتایا کہ کس طرح ڈاکٹر اصغر علی گولو صاحب عموماً دوسرے سرکاری افسران کے برعکس ہر پاکستانی کو اس کی معاشی حیثیت، رنگ و نسل یا عقیدے سے بالاتر ہو کر خدمت کرتے تھے اور اپنے دائرہ کار میں سید القوم خادمھم کا نمونہ تھے۔

محترم امیر صاحب نے کہا کہ میں مختلف پروگراموں میں مختلف لوگوں سے ملتا رہتا ہوں اور ہر کسی کو ان کی خدمات اور شخصیت کے لئے رطب اللسان پایا ہے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب کے آخر میں پاکستان کی عظیم سماجی شخصیت جناب عبد الستار ایدھی صاحب کا بھی ذکر خیر کیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ محترم امیر صاحب نے دوسرے ممالک کے قونصل جنرلز سے بھی اسی طرح کے پُرخلوص تعلق اور باہمی تعاون کی خواہش کا اظہار کیا۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد جناب ڈاکٹر اصغر علی گولو صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کینیڈا کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے ان سے بڑا پیار کا سلوک روا رکھا اور ہمیشہ تعاون کیا۔ انہوں نے قونصل جنرل کی حیثیت سے پاکستانی نژاد کینیڈینز کو کینیڈا کی سیاست میں فعال حصہ لینے، اپنے بچوں کو اردو زبان سکھانے اور تمام طبقات کے لوگوں کو اکٹھے ہو کر مثبت کاموں میں شریک ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

گولو صاحب سمیت تمام معزز مہمانوں نے محترم امیر صاحب کینیڈا اور آج کی تقریب کے دونوں منتظمین مکرم آصف خان صاحب، سیکرٹری امور خارجیہ اور راقم الحروف خاکسار کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

پروگرام کے درمیان میں جناب اصغر علی گولو صاحب نے جماعت احمدیہ کینیڈا سے اپنے تعلق اور ہمیشہ تعاون کے لئے محترم امیر صاحب کو ایک یادگاری شیلڈ بھی پیش کی۔

راول ٹی وی کے سی ای او مکرم فضل معین صدیقی صاحب نے محترم امیر صاحب کی اجازت سے اصغر علی گولو صاحب کو تحفہ پیش کیا۔ جب کہ محترم امیر صاحب نے اصغر علی گولو صاحب سمیت تمام قونصل جنرلز کو جماعت کے سوئیٹرز پر مشتمل تحائف پیش کئے۔

پروگرام کے آخر میں محترم امیر صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد مہمانوں کو عشائیہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں مکرم آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ اور ان کی ٹیم اور مکرم نصیر احمد خان صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت اور ان کی ٹیم نے بڑی محنت سے انتظامات کئے اور پروگرام کو کامیاب بنایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

بقیہ از ٹورانٹو اور گردونواح میں جلسہ ہائے یوم خلافت

اس کے بعد حلقہ ٹورانٹو ایسٹ کے مکرم قدیر احمد صاحب نے محترم جمیل الرحمن صاحب کی نظم 'نغمہ خلافت' سے چند اشعار ترنم سے سُنائے۔

مولیٰ تری گلی میں افسانے ڈھل رہے ہیں
اِک شمع پر ہزاروں پروانے جل رہے ہیں

ان اشعار کا انگریزی ترجمہ حلقہ ویسٹن / ازلنگٹن کے مکرم عمر خان صاحب نے پیش کیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر محترم بریگیڈیئر احسان غفور صاحب نائب امیر ٹورونٹو جماعت نے انگریزی اور اردو میں کی۔

ان کی تقریر کے بعد حلقہ ویسٹن / ازلنگٹن کے مکرم اسد طاہر صاحب نے جماعت کے معروف شاعر محترم اللہ بخش تسنیم صاحب کی نظم سے چند اشعار سُنائے۔

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملّت کی تنظیم کی جان ہے

حلقہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کے مکرم ولید احمد بھٹی صاحب نے اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت

اس جلسہ کی مرکزی تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن کی تھی۔ آپ نے ''خلافت علیٰ منہاج نبوت'' کے موضوع پر ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ کا خطاب انگریزی میں تھا اور کچھ تاثرات اردو میں بھی تھے۔

سوال و جواب

خطاب کے بعد مکرم مولانا صاحب نے چند احباب کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔ اجلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اجلاس کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد حاضرین کے لئے ملٹی پرپز ہال میں کھانے کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

(رپورٹ: فراز حسن قریشی جنرل سیکرٹری ٹورونٹو جماعت)

بقیہ از ٹورانٹو میں نماز عید الفطر

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 23 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو مسجد فنڈ میں دل کھول کر حصہ لینے کی تحریک کی اور مساجد کی تعمیر میں بے نظیر قربانیاں دینے والوں کے چند ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور مسجد فنڈ میں دل کھول کر حصہ لینے کی ولولہ انگیز تحریک کی۔

خطبہ ثانیہ کے بعد آپ نے دُعا کروائی۔ حاضری 6,500 تھی عید کے بعد دوست احباب کا روایتی انداز میں عید ملنے کا طویل سلسلہ شروع ہوگیا۔

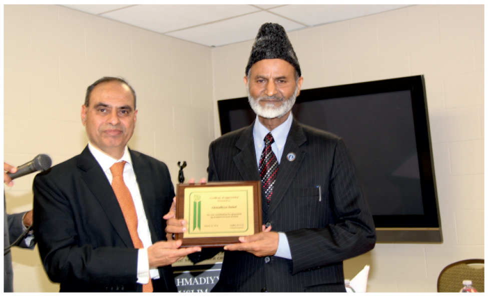

قونصل جنرل پاکستان ٹورنٹو کی الوداعیہ تقریب کی چند جھلکیاں

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ ماریہ احمد

4 جون 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالرحمٰن صاحب و محترمہ انیسہ لطیف صاحبہ، حال مالٹن کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے اس بچی کا نام ”ماریہ احمد“ عطا فرمایا ہے۔ بچی وقفِ نو کی بابرکت سکیم میں شامل ہے۔ عزیزہ ماریہ سلمہا مکرم پروفیسر محمد یوسف صاحب شہید لاہور کی پوتی اور مکرم ملک لطیف احمد مسرورؔ صاحب، شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ملک خدا بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے ہے۔

☆ انو شے انعم

5 جون 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رانا نذیر احمد صاحب و محترمہ سمیرہ نذیر صاحبہ، نیو مارکیٹ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا ”انو شے انعم“ تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ انو شے سلمہا مکرم چوہدری فتح علی خاں صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب، وان ایسٹ کی نواسی ہے۔

☆ صوفیہ نصرت اعوان

15 جون 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد اعوان صاحب و محترمہ ارم مجوکہ صاحبہ کو دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام ’صوفیہ نصرت اعوان‘ تجویز ہوا ہے۔ بچی وقفِ نو کی بابرکت سکیم میں شامل ہے۔ عزیزہ صوفیہ سلمہا مکرم محمد احسن اعوان صاحب اور محترمہ نصرت اعوان صاحبہ کی پوتی اور مکرم سکندر حیات مجوکہ صاحب اور محترمہ صفیہ مجوکہ صاحبہ، ووڈ برج کی نواسی ہے۔

☆ فاران عابد

مکرم مولانا زاہد احمد عابدؔ صاحب و محترمہ طلعت نسرین صاحبہ، بریمپٹن پیل ولیج کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 18 جون 2016ء بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچے کا نام ”فاران عابدؔ“ عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

عزیزم فاران سلمہ مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب، سابق صدر ہملٹن ساؤتھ و محترمہ زاہدہ قدسیہ صاحبہ کا پوتا اور مکرم غلام مرتضیٰ بلوچ صاحب مرحوم و محترمہ شمیم بٹ صاحبہ، جرمنی کا نواسہ ہے۔

☆ ایوا مریم حسین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم جنید حسین صاحب اور محترمہ قرۃ العین احمد صاحبہ، امریکہ کو 25 جون 2016ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام ”ایوا مریم حسین“ تجویز ہوا ہے۔

عزیزہ ایوا سلمہا، مکرم خادم حسین صاحب اور محترمہ امۃ الودود حسین صاحبہ کیلگری کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب، قاضی اول دارالقضاء کینیڈا کی نواسی ہے۔

☆ عشال نور

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا عبدالنور عابد صاحب مربی سلسلہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کو 26 جون 2016ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام ”عشال نور“ رکھا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہونے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ عشال سلمہا، مکرم عبد الغفور مبشرؔ صاحب، سیسکاٹون کی پوتی اور مکرم جاوید اقبال صاحب، ٹورانٹو کی نواسی ہے۔

☆ ایان محمود احمد

مکرم میاں عرفان احمد صاحب و محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ آف پیس ولیج ایسٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 7 جولائی 2016ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ”ایان محمود احمد“ تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزم ایان محمود احمد سلمہ مکرم میاں محمد حنیف قمرؔ صاحب کارکن بیت الاسلام مشن ہاؤس کینیڈا کا پوتا اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، سابق مشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ کا نواسہ ہے۔

☆ عماد احمد خاں

مکرم زبیر احمد خاں صاحب و محترمہ سحر شکیل صاحبہ، وڈبرج کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 22 جولائی 2016ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ”عماد احمد خاں“ تجویز ہوا ہے عزیزم عماد احمد خاں سلمہ مکرم ضیاء الدین خاں قمرؔ صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری جائیداد کینیڈا کا پوتا اور مکرم شکیل احمد صاحب، صدر حلقہ وڈبرج کا نواسہ ہے۔

☆ علیزہ احمد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ ڈاکٹر امبر احمد صاحبہ اہلیہ مکرم حسن احمد صاحب، امریکہ کو بیٹی سے نواز ہے۔ جس کا نام ”علیزہ احمد“ تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی کینیڈا کے سب سے پہلے مشنری و امیر مکرم مولانا سید منصور احمد بشیرؔ صاحب مرحوم کی پوتی اور محترمہ ناصرہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ احمد صاحب، سرے ساؤتھ وینکوور کی نواسی ہے۔

ادارہ مذکورہ بالا ولادتوں کے مواقع پر ان کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ صحت وسلامتی والی لمبی اور بابرکت عمریں عطا کرے۔ خلافت سے ان کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ اپنے والدین کے لئے قرّۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین

تقریب آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ادریس احمد صاحب اور محترمہ سائرہ میاں صاحبہ ایڈمنٹن کی بیٹی عزیزہ ذویا نور میاں کی آمین کی تقریب ہوئی اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اسے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔

عزیزہ ذویا سلمہا مکرم انیس میاں صاحب، ایڈمنٹن کی پوتی اور مکرم محمد صادق صاحب ٹورانٹو کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچی کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ نجمہ یونس صاحبہ

18 جون 2016ء کو محترمہ نجمہ یونس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس قریشی صاحب مرحوم، مسس ساگا 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

19 جون 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عصر کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 25 جون 2016ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین اور قبر تیار ہونے کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمد ندیم قریشی صاحب لاہور، مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب، نیشنل سیکرٹری تربیت یو ایس اے اور دو بیٹیاں محترمہ حمیرا مبشر صاحبہ مسس ساگا،

محترمہ منزہ نوید صاحبہ مسس ساگا یادگار چھوڑی ہیں۔

ہر دو مواقع پر وینکوور، کیلگری اور امریکہ کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے اعزہ واقارب نے بھی شمولیت کی۔

☆ مکرم فضل محمد خاں نیازی صاحب

26 جون 2016ء کو مکرم فضل محمد خاں نیازی صاحب، ٹورانٹو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ داعی الی اللہ تھے۔ پاکستان میں فرقان فورس اور مختلف حیثیتوں سے آپ کو جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

یکم جولائی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میپل میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 2 جولائی 2016ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم فیض محمد نیازی صاحب جرمنی، مکرم احمد جان نیازی صاحب ٹورانٹو، مکرم مسعود نیازی صاحب ابوظہبی، مکرم منظور خاں نیازی صاحب ٹورانٹو، مکرم منور نیازی صاحب ونڈسر اور پانچ بیٹیاں محترمہ نسرین ظفر صاحبہ ٹورانٹو، محترمہ امۃ الصبور خالد صاحبہ امریکہ، محترمہ فرحت نیازی صاحبہ ٹورانٹو، محترمہ نزہت نیازی صاحبہ ٹورانٹو، محترمہ امۃ المصور خاں صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ عنایت بیگم چوہدری صاحبہ

30 جون 2016ء کو محترمہ عنایت بیگم چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الدین چوہدری صاحب مرحوم ملٹن 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

2 جولائی 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عصر کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور 4 جولائی 2016ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد محترم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم سیٹھی سہیل احمد صاحب ملٹن، مکرم منیر احمد صاحب پاکستان، مکرم سعید احمد صاحب امریکہ، مکرم رشید احمد صاحب یوکے اور تین بیٹیاں محترمہ سلیمہ زاہدہ صاحبہ مسس ساگا، محترمہ شہناز نازلی صاحبہ یوکے، محترمہ غزالہ ثاقب صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، مکرم محمد عالم چوہدری صاحب ملٹن اور محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ یوکے کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم مرزا عبدالرحیم صاحب

11 جولائی 2016ء کو مکرم مرزا عبدالرحیم صاحب ڈیٹن اوہائیو امریکہ 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم 2013ء میں لاہور میں اسیر راہ مولا رہے اور مختلف حیثیتوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات کی توفیق پائی۔

15 جولائی 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 16 جولائی 2016ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کروائی۔

مرحوم نے بیوہ محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ کے علاوہ پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مرزا مقصود احمد صاحب پاکستان، مکرم غلام اللہ صاحب امریکہ، مکرم مقبول احمد صاحب بریمپٹن اور تین بیٹیاں محترمہ کلیم اختر صاحبہ پاکستان، محترمہ نعیمہ شمیم صاحبہ بریمپٹن، محترمہ عطیۃ المنان صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحوم، مکرم مرزا عبدالحمید صاحب سیسکاٹون، مکرم مرزا عبدالکریم پیس ویلج، مکرم مرزا عبدالباسط صاحب پاکستان، مکرم عبدالحکیم صاحب پیس ویلج اور محترمہ امۃ الرشید صاحبہ امریکہ اور محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بریمپٹن کے بھائی تھے۔

☆ مکرم عنایت اللہ چیمہ صاحب

23 جولائی 2016ء کو مکرم عنایت اللہ چیمہ صاحب، پیس ویلج ایسٹ ایک دن کی علالت کے بعد اچانک 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم چیمہ صاحب ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے احمدیہ بک سٹور میں بڑے اخلاص سے خدمات بجالا رہے تھے۔ خلافت سے بے حد محبت اور پیار تھا۔ ہر دلعزیز اور مقبول آدمی تھے۔ فرض شناس، محنتی، وقت کے پابند، شریف النفس، ہمدرد، خیرخواہ، نیک، صالح، مسجد میں بڑی باقاعدگی سے نماز ادا کرتے، متقی اور دعاگو بزرگ تھے۔

24 جولائی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میپل میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی خدمات اور خوبیوں کا ذکر فرمایا۔

اگلے روز 24 جولائی 2016ء کو نیشنل قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد محترم امیر صاحب نے ہی تدفین کے بعد دعا کروائی۔

ہر دو مواقع پر کثرت سے دوستوں نے شرکت کی۔ ان کے اعزہ واقارب لندن سے بھی شریک ہوئے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ ارشاد پروین صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم عرفان احمد صاحب پیس ویلج ایسٹ اور تین بیٹیاں محترمہ ثمینہ اختر صاحبہ پاکستان، محترمہ روبینہ عنایت صاحبہ آٹوا اور محترمہ عرفانہ چیمہ صاحبہ پیس ویلج ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ احمدیہ بک سٹور کے مخلص رضا کار مکرم عنایت اللہ چیمہ صاحب کی اچانک وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم محمد نواز باجوہ صاحب

24 جولائی 2016ء کو مکرم محمد نواز باجوہ صاحب، وینکوور میں بقضائے الٰہی 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کے والد صاحب کا نام مکرم محمد حسین باجوہ تھا۔ آپ کا تعلق گوجرہ سے تھا۔ 1988ء میں پاکستان سے ہجرت کر کے کینیڈا آئے تھے۔

ان کے دو بیٹے مکرم شوکت نواز باجوہ صاحب اور مکرم احمد نواز باجوہ صاحب ہیں۔ ان کی دو بیٹیاں محترمہ مسرت نواز باجوہ صاحبہ دوسری بیٹی محترمہ ثمینہ باجوہ صاحبہ تھیں جو وفات پاچکی ہیں۔

مرحوم کو بڑے اخلاص سے شعبہ مال میں لمبا عرصہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت کا بہت احترام کرنے والے، واقفین زندگی اور جماعت کے عہدیداروں سے نہایت محبت اور پیار سے پیش آتے، نماز تہجد ادا کرنے والے، نمازوں میں باقاعدگی، نماز جمعہ خاص طور پر بڑے اہتمام سے کرنے والے، جماعتی پروگراموں میں بھرپور حصہ لینے والے تھے۔ خلافت سے بے حد محبت اور پیار تھا۔ مہمان نواز، متقی، دعاگو، پرہیزگار بزرگ تھے۔

ادارہ ان کی وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

نماز جنازہ غائب

محترم مولانا محمد اشرف عارف صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ کینیڈا نے 24 جون 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ سیدہ خورشید بیگم صاحبہ

10 مئی 2016ء کو محترمہ سیدہ خورشید بیگم صاحبہ کراچی میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم حاجی سید شرافت حسین صاحب نیو فرنیچر سٹور کراچی کی اہلیہ، مکرم سید سلیم زیدی صاحب، مکرم سید صباحت حسین زیدی صاحب اور محترمہ سیدہ ہما سلطانہ صاحبہ نارتھ یارک کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ خیر البشریٰ صاحبہ

7 جون 2016ء کو محترمہ خیر البشریٰ صاحبہ 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم منصور احمد صاحب پیس ویلج کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم ملک بشارت احمد صاحب

8 جون 2016ء کو مکرم ملک بشارت احمد صاحب گجرات میں 105 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم ملک سعادت احمد صاحب گجرات میں چھوڑا ہے۔ آپ مکرم ملک سلطان احمد صاحب پیس ویلج کے نانا تھے۔

☆ محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ

13 جون 2016ء کو محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پیام شاہجہانپوری صاحب مرحوم لاہور میں 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے، ایک بھائی، دو بہنیں محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد پانی پتی ٹورانٹو، محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم شاد صاحب پکرنگ یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم فضل الرحمان عامر صاحب رچمنڈ ہل کی پھوپھی تھیں۔

☆ مکرم راجہ نثار احمد جنجوعہ صاحب

17 جون 2016ء کو مکرم راجہ نثار احمد جنجوعہ صاحب آسٹریلیا میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، محترمہ آسیہ نثار صاحبہ وان ساؤتھ کے والد تھے۔

☆ مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب

20 جون 2016ء کو مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب، کراچی میں 49 سال کی عمر میں کلینک میں فائرنگ کرکے شہید کردئے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر ان کی شہادت کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے، ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کا بڑا بیٹا جامعہ احمدیہ ربوہ میں چھٹے سال کا طالب علم ہے۔ مرحوم، مکرم عبدالشافی صاحب، پیس ویلج ویسٹ، مکرم محمد احمد صاحب پیس ویلج کے بہنوئی اور مکرم محمد کلیم صاحب پیس ویلج کے ہم زلف تھے۔

☆ مکرم میر محفوظ الحق صاحب

24 مئی 2016ء کو مکرم میر محفوظ الحق صاحب، امیر جماعت ڈیریانوالہ، ناروال میں 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم، مکرم میر خلیل احمد صاحب، پیس ویلج سینٹر ایسٹ، مکرم نور احمد شاہد صاحب، بریمپٹن اور محترمہ قمر النساء صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کے بھائی اور مکرم مولانا میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربک ڈیسک یوکے، کے والد محترم تھے۔

محترم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری پیس ویلج نے 29 جولائی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ

30 مئی 2016ء کو محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ لاہور میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

حضور انور نے ازراہ شفقت 21 جون 2016ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ، مکرم شیخ دبیر احمد گوہر صاحب مسس ساگا کی خالہ تھیں۔
تھیں۔

☆ محترمہ صوفیہ چوہدری صاحبہ

27 جون 2016ء کو محترمہ صوفیہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم انور چوہدری صاحب وینکوور میں 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ نے پسماندگان میں دو بچے رضا اور Charmene یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب مرحوم امیر ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی، محترمہ ظفر چوہدری صاحب اور نفیس چوہدری صاحب وینکوور کی ہمشیرہ اور سائرہ چوہدری صاحبہ، پیس ویلج ایسٹ کی پھوپھی تھیں۔

☆ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب

4 جولائی 2016ء کو مکرم مبارک احمد شاہد صاحب ربوہ میں 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ، مکرم محمود اصغر صاحب، پیس ویلج ساؤتھ ایسٹ کے پھوپھا جان تھے۔

☆ محترمہ صادقہ قدسیہ صاحبہ

9 جولائی 2016ء کو محترمہ صادقہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا سعید احمد اظہر صاحب سابق مشنری کینیڈا، یوگنڈا ربوہ میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ خوش مزاج، مہمان نواز اور بچوں کی بہترین تربیت کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کو ایک عرصہ تک دینی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ حضرت مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب مرحوم زود نویس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ربوہ کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے مکرم اسامہ اظہر قریشی صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ، مکرم عمران اظہر قریشی صاحب ویسٹن نارتھ اور دو بیٹیاں محترمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم زبیر احمد خالد صاحب ربوہ اور محترمہ قدسیہ روحی صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب مسس ساگا ساؤتھ یادگار چھوڑی ہیں۔ ادارہ ان کی وفات کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم ظفر اقبال خاں حیدرانی صاحب

14 جولائی 2016ء کو مکرم ظفر اقبال خاں حیدرانی صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کو شام چار بجے گھر کے دروازہ پر باہر بلا کر دو نامعلوم افراد نے گولی مار کر شہید کردیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی عمر 60 سال تھی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ چار بچے اور ضعیف والدین یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کی تدفین احمدیہ قبرستان ڈیرہ غازی خان میں ہوئی۔ آپ مکرم حفیظ اللہ خاں حیدرانی سیکرٹری رشتہ ناطہ کینیڈا کے بھتیجے تھے۔ ادارہ اس شہادت کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ مائدہ خلیل صاحبہ

16 جولائی 2016ء کو محترمہ مائدہ خلیل صاحبہ اہلیہ مکرم حسن احمد صاحب جرمنی میں 21 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ محترمہ ندرت خلیل صاحبہ اہلیہ مکرم حامد محمود گھمن پیس ویلج ساؤتھ کی چھوٹی بہن اور محترمہ فہمیدہ نصرت گھمن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد عاشق گھمن صاحب پیس ویلج ساؤتھ کی بھتیجی تھیں۔

☆ مکرم مبشر احمد سیال صاحب

18 جولائی 2016ء کو مکرم مبشر احمد سیال صاحب فرینکفرٹ جرمنی میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں اپنی اہلیہ اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم چوہدری غلام سرور صاحب بریمپٹن ہارٹ لیک اور محترمہ نسیم شفقت صاحبہ اہلیہ مکرم شفقت محمود صاحب سیکرٹری امور عامہ کینیڈا کے بہنوئی تھے۔ ادارہ مرحوم کی وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزہ و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں اظہارِ خوشنودی

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا خصوصی شمارہ خلافت نمبر موصول ہوا۔ جزاکم اللہ

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو احباب جماعت کے لئے مفید بنائے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو خلافت احمدیہ سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم کرنے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔